

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بلیک پرنس

مشی شیخ

اسکی چوہدرانی پڑھی لکھی نہ تھی، انگریزی سے بالکل ہی نابلد تھی پر اپنے بیٹے کو پرنس بلایا کرتی....
اسے یہ نام بہت پیارا لگتا تھا، باقی گاؤں والوں کے تو عجیب و غریب سے نام تھے شیدا، گاما، پپو، ناصی ...
یہ نام اسے سب سے الگ لگتا تھا، بولنے میں بھی کتنا پیارا لگتا تھا پرنس.... منہ میں مٹھاس سی گھل جاتی تھی،

ایک دن اس نے چوہدرانی سے پوچھ ہی لیا کہ پرنس کا مطلب کیا ہے...

وہ بڑے فخر سے بولی شہزادہ، اپنے ماں پیو کی ریاست کا شہزادہ ہے میر لپت.

تب اسکے دل میں بھی خواہش جاگی کہ اللہ نے مجھے پت دیا تو میں بھی اسکا نام پرنس ہی رکھوں گی.

تب وہ دن رات دعا کرنے لگی کہ میری کوکھ میں پلنے والا پرنس ہی ہو.

آخر وقت آگیا، اور اللہ پاک نے اسے پرنس دے دیا.

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت خوش تھی، اس نے بچے کا نام پرنس رکھ دیا، شوہر نے بہت کہا کہ یہ کیسا نام رکھ رہی ہے، میرا خیال ہے ارشد رکھ دیتے ہیں، پر وہ کسی طور نہ مانی۔ دیکھ ناصی میں اسکا نام رکھ چکی ہوں۔ اب کوئی بحث یا لڑائی نہیں۔

یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں، گاؤں میں اور تو کسی کا نہیں ہے، مطبل کیا ہے اسکا، ناصر نے پیشانی پہ بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

چوہدرانی اپنے بیٹے کو پرنس بولتی ہے، اسکا مطبل ہے شہزادہ.... یہ ہماری ریاست کا شہزادہ ہو گا شہزادہ... شبو کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

ہاہا، ناصی کا قہقہہ بلند ہوا، شہزادہ.... کس ریاست کا شہزادہ، چوہدرانی کی تو لمبی چوڑی زمینیں ہیں، اسکا بیٹا تو شہزادہ ہو سکتا ہے، پر تو مجھے یہ بتا ہمارے پاس کیا ہے جسکا تو نے یہ شہزادہ پیدا کیا ہے،.... میری مان چھوڑ اس نام کو... کوئی اچھا سا نام رکھتے ہیں....

نہیں تو رہنے دے، دیکھ اگر تو نے مجھے زیادہ تنگ کیا تو میں اپنے پرنس کو کے کر کہیں بہت دور چلی جاؤں گی، سمجھا تو... شبو چیخی تھی۔

دھمکی کام کر گئی اور ناصی نے چپ سادھ لی۔

دو چار دن میں وہ اپنے بچے کو سنبھالنے کے قابل ہو گئی، سارا دن اسکے لاڈ اٹھاتی رہتی، چلتے پھرتے گھر کے کام کرتی جاتی اور ساتھ ہی اسے دیکھ دیکھ آنکھیں ٹھنڈی کرتی رہتی۔

Posted On Kitab Nagri

طبیعت مزید بہتر ہوئی تو چوہدرانی کی طرف کام کرنے چل دی .

چوہدرانی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی، مبارکی بھی دی ہاتھ میں لال لال دونوٹ تھما دیے .

کیا نام رکھا ہے منے کا، پوچھا گیا .

جی پرنس رکھا ہے، وہی جو چھوٹے صاحب جی کا ہے، وہ سر فخر سے اونچا کرتے ہوئے بولی .

ہاہا ہاپگی، وہ تو میں پیار سے اسے پرنس کہتی ہوں، نام تو اسکا شہباز ہے اور تو نے نام ہی پرنس رکھ دیا.... تو بھی بڑی جھلی ہے.... چوہدرانی اک بار پھر ہنسنے لگی .

ہاں جی میں نے نام پرنس رکھا ہے، مجھے یہی نام پسند ہے جی، میرا بیٹا پرنس ہی ہے جی.... وہ اکڑ کر بولی .
ہاہا ہا.... پرنس.... بلیک پرنس.... چوہدری صاحب نے دروازے کے پاس سے گزرتے ہوئے قہقہہ لگایا، وہ بچے کے گہرے کالے رنگ پہ چوٹ کر گئے تھے .

شبو کی باچھیں کھل گئیں.... آنکھیں چمک اٹھیں.... بلیک پرنس.... یہ تو اور بھی پیارا نام ہے.... بس اسکا نام بلیک پرنس ہی ہے.... وہ چہکنے لگی .

چوہدرانی تو شاید سمجھ آچکی تھی، وہ چوہدری صاحب کو آنکھیں دکھا کر رہ گئی، پر شبو سے کچھ نہیں کہہ سکی کہ اک ماں کی دل آزاری ہو سکتی تھی .

بس پھر اس دن سے منے کا نام بلیک پرنس ہو گیا، جو کوئی تھوڑا بہت پڑھا لکھا تھا وہ اسکا نام سن کر منہ چھپا کر ہنس دیتا تھا پر شبو کو سمجھانے کی کسی نے ہمت نہیں کی .

Posted On Kitab Nagri

وقت گزرتا رہا، بلیک پرنس بڑا ہو گیا، شبو کے دماغ میں اسے پڑھانے لکھانے کا خیال گھس آیا .

ناصری میں اپنے بلیک پرنس کو بہت پڑھاؤں گی، پھر یہ سچ میں پرنس بن جائے گا۔ ہمارے پاس کچھ نہیں تو کیا ہوا، پڑھ لکھ کر یہ خود بہت کمائے گا، پھر اسکی اپنی زمینیں ہوں گی، اور یہ انکا شہزادہ کہلائے گا .
ناصری اسکے کھلی آنکھوں سے سپنے دیکھنے کی عادت سے عاجز آچکا تھا .

ماتھے پہ ہاتھ مار کر رہ جاتا پراسے کچھ نہ کہتا کہ سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا، اسکی موٹی عقل میں یہ بات آتی ہی نہ تھی کہ کمی... کمین، پرنس نام رکھ لینے سے سچ میں پرنس نہیں بن جایا کرتے،
پرنس گاؤں کے سکول میں جانے لگا، شبو اسے a for Apple پڑھتے دیکھتی تو بہت خوش ہوتی،
ناصری جب یہ انگریزی پڑھتا ہے تو بالکل اصلی والا پرنس لگتا ہے، وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی.
ناصر بھی اسکی خوشی کی خاطر اسکی ہاں میں ہاں ملا دیتا .

ایک دن پرنس روتا ہوا گھر آیا، اماں میں سکول نہیں جاؤں گا، بچے مجھے چھیڑتے ہیں، کالا شہزادہ کہتے ہیں،
ماں کیا میں بہت کالا ہوں، اسنے روتے ہوئے معصومیت سے پوچھا .

نہ میری جان تو تو بلیک پرنس ہے، میرا لال شبو نے اسے چمکارا .

اماں تو بھی میرا مزاق اڑا رہی ہے، وہ بلک بلک کر رونے لگا .

میں نے کب مزاق اڑایا اپنے پرنس کا، وہ پریشان ہوئی .

Posted On Kitab Nagri

تو بھی مجھے بلیک کہہ رہی ہے، بلیک کا مطلب ہے کالا.... وہ پھر سے رونے لگا .
اسکے دل پہ گہری چوٹ لگی، وہ انجانے میں اپنے جگر کے ٹکڑے کا دل پاش پاش کرتی رہی .
لوگوں کی بے حسی پہ بھی غصہ آیا کہ کسی نے اسکی اصلاح ہی نہیں کی .
اور پھر چوہدری صاحب کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آٹھرا، جنہوں نے اسے یہ نام دیا تھا، انکی آنکھوں
میں موجود تمخسرا سے آج نظر آیا ...
اسی لمحے اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب وہ چوہدرانی کی طرف کبھی نہیں جائے گی بلکہ وہ یہ گاؤں ہی چھوڑ
دے گی، پرنس کو وہیں روتا چھوڑ کر اس نے اسی وقت سامان سمیٹنا شروع کر دیا .
شام تک وہ ساری تیاری کر چکی تھی ...
جب ناصر گھر آیا تو گھر کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا،
کہیں جارہی ہو، اس نے شبو سے پوچھا .
ہاں ہم سب جارہے ہیں .
پر کہاں، سب خیر تو ہے ناں .
ناصر کا دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا .
گاؤں چھوڑ کر جارہے ہیں، صبح تڑکے ہی نکلنا ہے، اب مجھے اس گاؤں میں نہیں رہنا، بے حس لوگوں کے
ساتھ .

Posted On Kitab Nagri

اس نے تھوک نگلی .

پر شبو..... ناصر نے کچھ کہنا چاہا .

بس تجھے نہیں جانا تو نہ جا، میں جا رہی اپنے پرنس کو لے کر، شہر بہت بڑے ہوتے ہیں، وہاں کام بھی بہت مل جاتے اور سنا ہے پیسے بھی زیادہ ملتے ہیں، جتنی محنت ہم گاؤں میں کرتے ہیں اتنی شہر میں کریں گے تو امیر ہو جائیں گے، یوں چودھریوں کے قدموں میں نہیں بیٹھنا پڑے گا .

بس اب تو جا، چوہدری صاحب سے کہہ کے شبو کی طبیعت بہت خراب ہے، اسے شہر لے کر جانا ہے، ہمارا حساب کر دین، اپنے اور میرے پیسے لے آ .

پراگروہ گھر آگئے تو.... میرا مطلب ہے تو تو چنگی بھلی ہے... ناصر نے خدشہ ظاہر کیا .

نہیں آتے، اتنا وقت نہیں ہوتا ان بڑے لوگوں کے پاس، بس اب جلدی سے جا .

ناصر کو چار و ناچار اسکی مانتی پڑی .

اگلے روز ہی وہ اپنی گدھا گاڑی پہ شہر آ پہنچے، ایک بار تو شہر میں انسانوں کا سیلاب دیکھ کر وہ گبھرا سے گئے، پر شبو کشتیاں جلا کر آئی تھی، اب واپسی کا سوچنا بے کار تھا .

سارا دن شہر میں مارے مارے پھرتے رہے، کچھ گھروں کی بیل بجا کر نوکری کا سوال ڈالا پر ایسے کسی ایرے غیرے کو کون اپنے گھر گھساتا .

کہیں کوئی کام نہ بنا .

Posted On Kitab Nagri

دن ڈھلنے کو تھا، اب تو پرنس بھوک سے رونے لگا، اسکی برداشت جواب دے گئی تھی .
شبونے اسے دلا سے دیا اور ناصر سڑک کنارے لگے کھوکھے سے دال چاول لینے لگا .
واپس آکر اس نے شاپر دونوں ماں بیٹے کے حوالے کر دیا اور اک طرف سر پکڑ کر بیٹھ گیا. پرنس جلدی
جلدی کھانے لگا اور شبون ناصر کو دیکھنے لگی. کیا ہوا تیری طبیعت تو ٹھیک ہے .
ہاں بہت جلد تیری طبیعت بھی ٹھیک ہونے والی بھلی لو کے... وہ چیخ پڑا .
دو دن نو کری نہ ملی تو بھیک مانگنا پڑے گا، کہتی تھی شہر بہت پیسے ملتے ہیں، خرچ بھی بہت ہوتے ہیں، پتہ
یہ دال چاول مرغی کے بھاؤ ملے ہیں.... کر لے تو شہر کا شوق پورا، پھر جا سی مٹی میں رلنا ہے ہمیں....
ہم گاؤں کے کیڑے، گاؤں میں ہی رہ سکتے.... چلے پرنس بنے
ناصر نے اچھی خاصی دل کی بھڑاس نکالی پھر گدھا گاڑی اک طرف لگا کر چادر تان کر لیٹ گیا .
صبح سویرے اسکی آنکھ کھل گئی، شبو اور پرنس بھی ایک طرف سکڑے پڑے تھے .
وہ اتر کر ادھر ادھر چکر لگانے لگا، اس وقت اچھی خاصی خاموشی تھی وہ کل والی رونق مفقود تھی. چڑیوں
کی آواز آرہی تھی وہ گاؤں کو یاد کرنے لگا، کتنی خوبصورت صبح ہوتی ہے گاؤں میں، اسکی آنکھوں میں نمی
سی اترنے لگی. کچھ دیر میں شبو بھی اٹھ بیٹھی .
وہ کھوکھے والا بھی آچکا تھا اب چائے بنانے کی تیاری کر رہا تھا، ساتھ میں رس پاپے وغیرہ بھی رکھ رہا
تھا .

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر گزری تو کچھ مزدور سے لوگ اسکے پاس آ بیٹھے، جلدی سے چائے رس بنا دے بھائی... انہوں نے آواز لگائی ۔

ناصر کو بھی چائے کی طلب ہونے لگی ۔

وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو ناصر اسکے پاس جا بیٹھا، تین پیالی چائے.... اور دوس دے دو... اس نے جیب پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔

میں خالی چائے پہ ہی گزارا کر لوں گا، اس نے خود سے کہا۔

پھر وہ تینوں کام کی تلاش میں نکل پڑے ۔

، سارا دن آوارہ گردی ہوتی، لوگوں کی منتیں کرتے اور رات اسی کھوکھے کے پاس آ کر سو رہتے، اسی طرح تین دن گزر گئے ۔

امید کی کرن محروم ہونے لگی ۔

بھائی تم کہاں سے آئے ہو، تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے کیا جویوں سڑک کنارے سو رہتے ہو، صبح اٹھ کر نکل پڑتے ہو شام میں پھر یہیں نظر آتے ہو، آخر بات کیا ہے...

ایک دن کھوکھے والے نے پوچھ ہی لیا۔

پہلے تو ناصر ڈر گیا پھر اس سے اپنی مشکل کہہ ہی ڈالی کہ اسکے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی تم تو چٹے ان پڑھ ہو، میں نے بی اے کیا ہوا ہے، بی اے کا پتہ ہے... چودہ جماعتوں کو کہتے ہیں، پر مجھے سارے شہر میں کہیں نوکری نہیں ملی، مزدوری کبھی کبھار مل جاتی تھی، تھک ہار کر میں نے بھیک مانگنا شروع کر دیا، بھیک کافی مل جاتی تھی، یہاں لوگ بھیک فراخ دلی سے دیتے ہیں پر نوکری دیتے ہوئے سو سوال....

ایک دن میری قسمت اچھی میں نے بیگم فرحت کا دروازہ بجا ڈالا، وہ خود دروازے پہ آئیں، مجھ جیسے نوجوان کو بھیک مانگتے دیکھا تو بہت شفقت سے اندر لے گئیں، بھیک مانگنے کی برائیاں گنوائیں، محنت سے کمانے پہ زور دیا...

تب میں رو دیا اور ان سے اپنی کہانی کہہ ڈالی تب انہوں نے ہی مجھے یہ کھوکھا لگانے کا مشورہ دیا اور رقم بھی۔

اللہ ان کا بھلا کرے آج عزت کی روٹی کھا رہا ہوں، سچ ہے محنت کی کمائی میں برکت بھی ہے، بھیک سے کبھی پوری نہیں پڑتی۔ اب بچے اچھے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، اچھا کھاتے اور پہنتے ہیں۔

بیگم فرحت ایک بڑی عمر کی بیوہ خاتون ہیں، دو بیٹے ہیں دونوں ہی باہر ہوتے ہیں ان کے پاس ماں کو دینے کے لیے پیسہ بہت ہے پر وقت نہیں ہے، کچھ سالوں کے بعد کچھ دنوں کے لئے آ جاتے ہیں۔ وہ یہاں لوگوں کی خدمت کرنے کو بیٹھی ہوئی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میری مانو تو تم بھی وہاں چلے جاؤ، اسی سڑک پہ آخری سفید رنگ کا بہت بڑا بنگلہ ہے، وائٹ ہاؤس کے نام سے مشہور ہے۔

لو چائے پیو اور آج ہی چلے جاؤ ان کے پاس، کھوکھے والے نے اسے چائے کا کپ تھماتے ہوئے کہا۔
میرے پاس پیسے نہیں ہیں، ناصر نے کپ پکڑنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔
نہیں ہیں تو کیا ہوا، ایسا کہہ کر بھائی کو شر مندہ تو نہ کر، چل جلدی سے پی اور بھا بھی اور منے کے چائے
رس بھی تیار ہیں ان کو بھی دے آ....
تشکر سے ناصر کی آنکھیں چھلک گئیں۔

وہ دوبار بیل بجا چکا تھا پر کوئی باہر نہیں آیا تھا، وہ مایوس ہو کر لوٹنے ہی والا تھا کہ دروازہ کھل گیا۔
کون ہے بھئی.... اک نجیف سی آواز سنائی دی۔

میں ہوں جی ناصر، گاؤں سے آیا ہوں، بہت ضرورت مند ہوں، وہ کھوکھے والے جمیل بھائی نے آپ
کے پاس بھیجا ہے....
www.kitabnagri.com

فرحت بیگم کی جب اسکی باتوں کی کچھ سمجھ نہ آئی تو اسے اندر بلا لیا، اندر آ کر بتاؤ کیا مسئلہ ہے، وہ لان میں
رکھی کرسی پہ بیٹھ گئیں۔

ناصر، پرنس اور شبو پاس گھاس پہ بیٹھ گئے۔

ہاں جی بولو، کون ناصر ہو، کیا چاہتے ہو.... بڑی بی نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی ہم گاؤں سے آئیں ہیں، سمجھیں گاؤں چھوڑ آئیں ہیں، یہاں شہر میں آباد ہونا چاہتے ہیں، ہمیں نوکری چاہیے، سارا شہر چھان مارا ہے پر کوئی راستہ نہیں ملا، اب توجیب بالکل خالی ہو گئی ہے جو تھوڑا بہت ساتھ لائے تھے ختم ہو گیا۔

وہ جو اسی سڑک پہ ایک کھوکھا ہے جمیل بھائی کا، اس نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔
ناصر نے سر جھکائے سب کہہ دیا۔

گاؤں کیوں چھوڑ آئے ہو، اس سوال پہ ناصر نے شبو کی طرف دیکھا اور وہ نظریں جھکا کر رہ گئی، بیگم فرحت دیکھ رہی تھیں پر انہوں نے کریدنا مناسب نہ سمجھا۔

کمال ہے، شہر والے گاؤں لوٹنے کو بے چین ہیں اور گاؤں والے شہر کو آرہے ہیں ...
دیکھو ناصر بچے، میرا چوکیدار اس شہری زندگی سے اکتا سا گیا ہے وہ واپس اپنے گھر گاؤں جانا چاہتا ہے،
تمہیں میں چوکیداری پہ رکھ لیتی ہوں اور ساتھ میں باہر کے کام سودا وغیرہ لانا، اس طرح کے کام کر لیا کرو گے۔

www.kitabnagri.com

بیگم فرحت نے پوچھا۔

جی..... مجھے تو یہاں کے راستے اور لوگوں کا بھی نہیں پتہ، ناصر جھجھکا۔

چل جائے گا پتہ... چند دنوں میں سب پتہ چل جایا کرتا ہے، اکرم کو کہوں گی تمہیں سب سمجھا کر سیکھا کر جائے۔

Posted On Kitab Nagri

اور بی بی کیا نام ہے تمہارا، اب شبو کی طرف رخ مڑ چکا تھا ۔
جی شبانہ نام ہے، سب شبو ہی کہتے ہیں، شبو نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بتایا ۔
اچھا..... کچن کا کام کر لیتی ہو، گوشت سبزی بنا لیتی ہو کیا؟
جی جی سب کر لیتی ہوں، بہت اچھا کر لیتی ہوں، چوہدرانی کے گھر کام کرتی تھی، بہت تعریف کرتی تھی وہ میرے کھانوں کی.... شبو کی باچھیں کھل چکی تھیں ۔
چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا... بس پھر تم میرا کچن سنبھال لو، میں اس خان کے ہاتھ کا کھا کھا کر تنگ آچکی، پتہ نہیں کیا پکا کر میرے آگے رکھ دیتا ہے.. اب وہ صرف صفائی ستھرائی کرے گا،
اور یہ بچہ..... تمہارا ہے، بڑی بی بی نے بے یقینی سے پوچھا۔ دونوں ماں باپ رنگ روپ کے اچھے تھے پر بچہ ..
جی بی بی جی.... شبو کے گلے سے دبی دبی سی آواز نکلی ۔
بہت پیارا بچہ ہے، ادھر آؤ میرے پاس... انہوں نے پرنس کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا ۔
وہ میکانیکی انداز میں انکی طرف بڑھ گیا ۔
ہاتھ میں پکڑی تھیلی سے دو خوش رنگ کاغذ میں لپیٹی ٹافیاں اسکے ہاتھ پہ رکھ دیں اور سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا ۔
جیتے رہو.... کیا نام ہے اسکا۔ بیگم فرحت نے پوچھا ۔

Posted On Kitab Nagri

پرنس.... پرنس نام ہے اسکا، شبو نے جلدی سے کہا۔ کہ کہیں ناصر بے دھیانی میں بلیک پرنس نہ بول دے۔

بیگم فرحت کے ماتھے پہ بل سے پڑ گئے پر لب مسکرا رہے تھے، اسکا اصل نام پوچھ رہی ہوں، جی یہی اصل نام ہے، شبو تھوڑی شرمندہ سی ہوئی۔

یہ کیسا نام ہے، یہ تو مائیں پیار سے کہتی ہیں اپنے لاڈلوں کو، تم نے نام ہی یہ رکھ دیا، بہت اچھے جی بہت اچھے.... وہ مسکرانے لگیں۔

بہت پیارا نام ہے تمہارا شہزادے، انہوں نے پرنس کو چھیڑا۔ وہ بھی مسکرانے لگا۔

خان بیٹا.... خان جی بات سنو، بیگم فرحت نے وہیں سے آوازیں لگائیں تو اندر سے اک جوان آتا دکھائی دیا۔

جی بیگم صاحبہ... وہ پاس آکر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

یہ گھر کے نئے ملازمین ہیں، انہیں ان کا کوارٹر دکھا دو، چوکیدار کے ساتھ والا۔ اور ان کا سامان بھی اندر رکھوا دو، کھانے پینے کا بھی بندوبست کر لو جلدی۔ وہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

چند دنوں میں ہی وہ دونوں میاں بیوی اپنا کام سمجھ گئے تھے، بیگم صاحبہ کو شبو کے ہاتھ کا ذائقہ بہت بھایا تھا، خان بھی خوش تھا کہ اس کا کام کم ہو گیا، ناصر نے اپنی ڈیوٹی سنبھال لی تھی، پرانا چوکیدار اپنے گاؤں لوٹ چکا تھا، پرنس سارا دن بیگم صاحبہ کے ساتھ جڑا رہتا، کبھی انکے پاؤں داب دیتا، کبھی ان کو اخبار پڑھ

Posted On Kitab Nagri

کر سناتا، ساتھ ہی وہ اسکی غلطیوں کو درست کرواتی رہتیں، کبھی انکے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھ لیتا، اسے بیگم صاحبہ سے خاص انس سا ہونے لگا تھا، وہ آرام کرنے لگتیں تو اماں کا ہاتھ بٹا دیتا، خان چاچا کے ساتھ بھی اسکی اچھی دوستی ہو گئی تھی .

بیگم صاحبہ کا دل خوب لگنے لگا تھا۔ گھر میں رونق سی ہو گئی تھی .

اچھا کھانے کو ملنے لگا تو تینوں کی صحت بھی اچھی ہونے لگی، پرنس کا رنگ بھی اتنا کالا نہیں لگتا تھا جتنا گاؤں رہتے ہوئے تھا .

تین ماہ گزرتے پتہ بھی نہیں چلا، ان تین ماہ کے ہر گزرتے دن نے گاؤں کی محبت ناصر کے دل میں بڑھائی ہی تھی .

بی بی جی دو دن کی چھٹی چاہیے، صرف دو دن .. ایک گھنٹہ بھی زیادہ نہیں ہوگا

ناصر بیگم فرحت کے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا .
www.kitabnagri.com

کیوں جی اب کیا ہو گیا .

گاؤں کی یاد آرہی، اسکی آواز رندھنے لگی .
لو.... اور سنو، اتنی جلدی گھبرا گئے، میاں جب قدم اٹھائے ہیں تو اس پہ قائم بھی رہو، قدم ڈمگانے نہیں چاہیے .

بیگم فرحت نے مسکرا کر کہا .

Posted On Kitab Nagri

بس ایک بار..... ناصر روہا نسا ہوا .

اچھا اچھا جاؤ بھی، پر یاد رکھنا، صرف دو دن..... بیگم فرحت نے ہاتھ اٹھا کر کہا .
وہ خوشی خوشی باہر نکل گیا .

پرنس اور شبونے تو صاف جواب دے دیا کہ وہ نہیں جانے والی

شبونے اسے نہیں روکا کہ اسکا گاؤں ہے بچپن کے یار دوست، یادیں.... وہ جائے اور کلیجہ ٹھنڈا کر
آئے .

ناصر شہر کی کچھ سوغاتیں لے کر گاؤں پہنچا، دوستوں سے ملا، سب اس سے مل کر بہت خوش
ہوئے

سوچا چودھری صاحب سے بھی ملتا چلے .

چوہدرانی نے پرنس اور شبو کا حال پوچھا .

اتنے میں چودھری صاحب بھی آگئے .

www.kitabnagri.com

او تو شاہی خاندان آیا ہے، کہاں ہے وہ تیرا کالا شہزادہ، ساتھ ہی اک قہقہہ فضا میں بلند ہوا .

کی کمین..... نام پرنس رکھ لیں تو کیا وہ شہزادے بن جاتے ہیں..... بتا.... گاؤں چھوڑ کر شہر جا کر بن

گیا تو بادشاہ اور وہ کالا پتر تیرا پرنس بن گیا .

کیا کر رہا ہے تو وہاں..... دھکے کھانے کے علاوہ

Posted On Kitab Nagri

چوہدری نے اسکے گاؤں چھوڑ کر جانے کا دل بھر کر غصہ نکالا۔ غصہ تو بنتا تھا ناں
ان کا ایک خدمت گزار جو کم ہو گیا تھا، وہ کسی کو اپنی مرضی سے جیتا کیسے دیکھتے ...
ناصر سے اتنی بے عزتی کے بعد وہاں ٹھہرنا مشکل ہو گیا ۔

وہ وہیں سے شہر لوٹ آیا، کسی کو بتائے اور ملے بنا ہی۔ سارا راستہ روتا رہا، اور ارادہ کر لیا کہ اب وہ کبھی اس
طرف نہیں آئے گا، کبھی بھی نہیں، شبو نے جو فیصلہ کیا بہت اچھا کیا ۔
تم تو دو دن کا کہہ کر گئے تھے، اتنی جلدی لوٹ آئے ۔

بیگم فرحت نے خوشگوار حیرت سے پوچھا ۔
پرنس بھی باپ سے لپٹ گیا ۔

جی بس آگیا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، اب نہیں جاؤں گا ۔

ناصر تم اسے سکول کیوں نہیں بھیجتے، دیکھو یہ اردو کتنی اچھی پڑھنے لگا ہے، بیگم فرحت نے پاس بیٹھ کر
اخبار پڑھتے پرنس کے بارے میں کہا۔

وہ بی بی جی... میں تو اسے پڑھانا چاہتا ہوں پر یہاں آس پاس جتنے بھی سکول ہیں، انکی فیس اتنی زیادہ ہے
کہ شبو اور میری تنخواہ ملا کر بھی اتنے پیسے نہیں بنتے.... اس نے بے چارگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو بھی میں کس مرض کی دوا ہوں، کس کام کا ہے یہ پیسہ، گر کسی غریب کی ضرورت پوری نہ کر سکوں، پرنس پڑھ لکھ جائے گا تو بہت خوشی ہوگی مجھے بلکہ قبر بھی ٹھنڈی رہے گی میری، بیگم فرحت نے آنکھ کا بھینگتا گوشہ صاف کیا۔

بس تم کل ہی جاؤ، اسے کسی اچھے سکول میں داخل کروا کر آؤ... انہوں نے پرنس کے سر پہ پیار دیا۔
رات سب سونے کی تیاری کر رہے تھے، بیگم فرحت بھی لیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھیں، پرنس پاس بیٹھا ٹانگیں دبارہا تھا، آج وہ کچھ بجھا بجھا سا لگ رہا تھا۔

کیوں شہزادے تمہارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے، انہوں نے ٹانگ ہلا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا،
ہمممم... اس کے منہ سے بے دھیانی میں نکلا۔

میں سکول نہیں جاؤں گا، مجھے آپ پڑھا دو... آپ مجھے پڑھا دیں گی ناں..... پلیز... پرنس منت پہ اتر آیا۔

کیوں نہیں جانا سکول، سکول کو بہت اچھے ہوتے ہیں وہاں اچھے اچھے دوست ملتے ہیں، اور تم گاؤں میں بھی تو سکول جایا کرتے تھے ناں، تو اب کیوں نہیں جانا چاہتے، بیگم فرحت سیدھی ہو بیٹھیں۔
سب میرا مذاق اڑائیں گے، پہلے بھی سکول کے سب لڑکے مجھے تنگ کرتے تھے، ایک تو میں کالا ہوں، اوپر سے اماں نے میرا نام بھی پرنس رکھ چھوڑا، لوگوں نے تو ہنسنا ہی ہے، وہ رو دینے کو تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیگم فرحت اسکا سر اپنی گود میں رکھ کر دھیرے دھیرے اپنی انگلیاں اسے بالوں میں پھیرنے لگیں، یہ سچ تھا کہ وہ بے حد کالا تھا، جس دن بیگم فرحت نے اسے پہلی بار دیکھا تھا تو انہیں بھی عجیب لگا تھا پر اب اسکے ساتھ وقت بتایا تھا تو پتہ چلا تھا کہ وہ اندر سے کس قدر خوبصورت ہے، اب تو کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ وہ کالا ہے، اسکے چہرے کی کالک تو نظر ہی نہیں آتی تھی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

آج اسے اتنی قریب سے دیکھ رہیں تھیں تو پتہ چلا کہ اسکے نین نقش بے حد جاذب نظر تھے۔ وہ اسے سمجھانا چاہتی تھیں اسکے احساس کمتری کو مٹانا چاہتی تھیں پر الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے، اک لمحے کو بلال حبشی کا نام ذہن کے پردے پہ چمکا....

پیارے پرنس، کیا تم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو، وہ.... جو نبی کریم کی وفات پہ بہت روئے تھے، جنہوں نے اذان دینا چھوڑ دی تھی، پرنس نے اپنے ذہن پہ زور دیتے ہوئے پوچھا۔

ہاں وہی.... کیا تم جانتے ہو کہ وہ حبشی تھے، انکار نگ بہت زیادہ کالا تھا، لوگ حقارت سے تکا کرتے تھے، اور وہ غلام ہوا کرتے تھے اک ادنا سا غلام... جسکی قیمت بھی زیادہ نہیں لگتی تھی۔ پھر وہ نبی پاک کے خاص لوگوں میں شمار ہو گئے، نبی پاک کو ان سے بہت انس تھی، نبی پاک، بلال سے اذان کی فرمائش کیا کرتے تھے،

وہ کیا چیز تھی جس نے بلال کو اتنا معتبر کر دیا، لوگ جو حقیر جانتے تھے وہ رشک و حسد میں مبتلا ہو گئے....

وہ اسکا ایمان تھا، نبی اکرم سے محبت تھی،

Posted On Kitab Nagri

میرے بچے تم اس بات کی پرواہ کرنا چھوڑ دو کہ لوگ کیا کہتے ہیں، تم اپنے آپ کو مقام کی اس بلندی پہ لے جانا کہ سب جھک کر سلام کرنے لگیں....

ماں نے صرف تمہارا نام پرنس رکھا ہے، اپنے اعمال سے خود کو پرنس ثابت کرنا تمہارا کام ہے۔

میرے بچے ابھی تمہیں میری باتیں بہت مشکل لگ رہی ہوں گی پر فکر نہ کرو وقت کے ساتھ سب سمجھ جاؤ گے، بس اب تمہیں یہ کرنا ہے کہ کل ہی سکول جانا ہے، دل لگا کر پڑھنا ہے، سب کا احترام کرنا ہے وہ استاد ہو یا ساتھ پڑھنے والا طالب علم، کوئی کچھ کہے جو تمہیں ناگوار گزرے تو درگزر کرنا، بھلائی کرنے والے کی نیکی یاد رکھنا اور اسکے ساتھ بھی بھلائی کرنا۔

پھر ایک دن ایسا آئے گا کہ تمہارے اخلاق کی روشنی کی چکاچوندھ میں کسی کو تمہارے چہرے کا رنگ نظر بھی نہیں آئے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم کرو گے ناں ایسا.... جو میں کہہ رہی

پرنس نے ہلکا سا سر ہلا دیا...

اس وقت وہ اتنا معصوم لگا کہ بیگم فرحت نے اسکی پیشانی چوم لی۔ چلو آج میرے ساتھ ہی سو جاؤ۔

انہوں نے اپنا کمر بھیلایا۔

اور پرنس پہلے تو حیرت سے انہیں دیکھنے لگا پھر خوشی خوشی بستر میں گھس گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو سو گیا، پر بیگم فرحت کافی دیر تک اپنی آنکھوں کی رم جھم سے لڑتی رہیں....

اپنے بچے تو اتنی دور جا بیٹھے تھے، پوتے پوتیوں کے ساتھ کھیلنا بھی نصیب نہیں ہوا تھا، انہوں نے تو انہیں دیکھا بھی نہیں تھا، صرف تصویریں دیکھ دیکھ دل بہلا لیا کرتی تھیں، اب پرنس سے انہیں اپنے پن کی بو آنے لگی تھی، کتنا اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا، تم پہلے کیوں نہیں آ گئے....

اتنے سال میں نے تنہائی کا عذاب سہا.... لٹل پرنس... انہوں نے ایک بار پھر اسکی پیشانی چومی اور لیٹ گئیں.

اگلے روز وہ خود پرنس کو سکول داخل کروانے گئیں، خوبصورت سکول دیکھ کر پرنس کا دل باغ باغ ہو گیا، گاؤں کا گندہ سکول اسے یاد آیا تو برا سامنہ بنا دیا۔ اچھی اچھی کتابیں اور نیا خوبصورت یونیفارم لے کر پرنس بہت خوشی خوشی گھر آیا۔

شبوا سکے واری صدقے جاتی اور بیگم فرحت کو دعائیں دیتی نہ تھکتی۔
اب پرنس کا زیادہ وقت بیگم فرحت کے ساتھ گزرنے لگا، سکول کی ہر بات بتاتا، اپنے دوستوں کی کہانیاں سناتا، شروع شروع میں کچھ بچوں نے اسے تنگ کیا بلکہ اساتذہ نے بھی چھیڑا، پر وہ کسی کی بات کا برا منائے بنا ہنس کر درگزر کر دیتا رہا، اور دل لگا کر پڑھتا، جلد ہی سب اس سے مانوس ہو گئے، اسکی ذہانت اور اخلاق کے قائل ہو گئے۔

بیگم فرحت نے ساری زندگی پروفیسری کی تھی وہ اسے خود پڑھاتی تھیں....

Posted On Kitab Nagri

اسکے ساتھ ساتھ انہوں نے اسے صوم و صلوٰۃ کا بھی پابند کر دیا .
اسکے ساتھ ساتھ شبو اور ناصر بھی نماز پڑھنے لگے تھے، اور ہر دعا میں سب سے پہلے بیگم فرحت کی سلامتی مانگتے تھے .

دن مہینوں میں بدلے، مہینے سالوں میں وقت پر لگا کر اڑ گیا، پرنس نے میسٹرک کا امتحان بہت اچھے نمبروں سے پاس کر لیا، بیگم فرحت نے اسکے اعزاز میں ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی. پارٹی کے لئے اگلے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا، شبو اور ناصر کے قدم زمین پہ نہ ٹک رہے تھے، بیگم فرحت کے وہ ساری زندگی پیر دھودھو پیتے تو بھی ان محبتوں اور احسانات کا بدلہ نہ چکا پاتے، دوسری طرف بیگم فرحت سوچتیں کہ جو محبت اور اپنا پن اس فیملی نے مجھے آکر دیا، جو خدمت یہ میری کر رہے ہیں میں اپنا سب کچھ بھی ان پہ واردوں تو کم ہے، اپنی اولاد نے تو پلٹ کر پوچھا نہیں، پیسے بھیج کر سمجھ رہے ماں کا ہر حق ادا کر رہے ہیں. پارٹی کی تیاریاں ہو رہی تھیں، مہمانوں کو انوائٹ کیا جا چکا تھا، مہمان تھے کونسے، پرنس کی سکول ٹیچرز اور دوست، یا پھر ایک دو ہمسایوں کو دعوت دے ڈالی تھی جن کے بچے پرنس کی عمر کے تھے.

آج شام کو پارٹی تھی، بیگم فرحت سب کو ادھر ادھر بھگا رہی تھیں، اب خود تو وہ کافی لاغر ہو چکی تھیں زیادہ چل پھر نہیں سکتی تھیں، پر شخصیت کا رعب دبدبہ ابھی بھی برقرار تھا، بیٹھ کر حکمرانی کیا کرتی تھیں.

Posted On Kitab Nagri

اور باقی سب خوشی سے خدمت کرتے۔ وہ تھیں ہی اسی قابل۔

شام میں مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی،

وہ اندرونی دروازے کے قریب ویل چیئر پہ بیٹھی، مہمانوں کا استقبال کر رہی تھیں، ساتھ میں پرنس بھی کھڑا تھا، آج کے دن کے لیے بیگم فرحت نے اسکے لئے ہلکے براؤن رنگ کا کرتا شلوار اور پھر اس سے ایک نمبر ڈارن کلر کی واسکٹ بنوائی تھی اور اس پہ یہ ڈریس چا بھی بہت تھا، شبونے تو اسے آنکھ بھر کر دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کی تھی کہ مبادا نظر لگ جائے۔

ناصر کو اب وہ اپنا بیٹا کم اور بیگم فرحت کا بیٹا زیادہ لگتا تھا، اسکی تربیت، اسکا رہن سہن.... بیگم فرحت نے اسے مکمل طور پر پالش کر ڈالا تھا۔ پرانا رنگ اب کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔

پھر بیگم فرحت نے وہ منظر دیکھا کہ پہلے تو لگا کہ کوئی خواب سا ہے، پر جب انکا بیٹا ارحم آ کر ان سے لپٹ پڑا تو انہیں احساس ہوا کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے جس پہ یقین آنے میں وقت لگے گا۔

یہ منظر سب کو اک بار اشکبار کر گیا، دونوں ماں بیٹا اک دوجے سے لپٹے آنسو بہا رہے تھے، کسی کے لبوں سے اک حرف بھی ادا نہ ہوا۔ ارحم اپنی بیوی اور بیٹی کو بھی ساتھ لایا تھا، پوتی کو دیکھ کر توان کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا، سولہ سالہ دراز قد خوبصورت گڑیا.... اتنی بڑی ہو گئی ہے، ماشاء اللہ، انکے لبوں سے پھسلا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک کاٹا گیا، خوبصورت ماحول میں ڈنر کیا گیا، پارٹی بہت اچھی رہی۔
کون لوگ ہیں یہ.... کس کو رکھ لیا آپ نے، رکھ ہی لیا تھا تو ملازم ہی رہنے دینا تھا یوں سر پہ چڑھا لیا، بیٹا
ہی بنا لیا، چلو تعلیم دلانا ثواب کا کام ہے پر یہ پارٹی.... توبہ ہے امی جان....
ارحم ماں کی کلاس لگا رہا تھا، اور بیگم فرحت ایسے بیٹھیں تھیں جیسے ارحم ان سے نہیں کسی اور سے مخاطب
ہو۔

میں آپ سے بات کر رہا ہوں امی جان.... وہ دبا دبا سا چیخا۔
جب اپنے بیٹے ساتھ رہنا پسند نہ کریں، پردیس جا کر سالوں لوٹنے کا نام نہ لیں تو بوڑھی ماں نے غیروں
کو ہی اپنا بنانا ہے ناں، یہ شکر نہیں کیا تم نے کہ تمہاری ماں کو کسی نے تو سہارا دیا، بلکہ الٹا گلے کر رہے
ہو.... یہی لوگ ہیں جن کی محبت مجھے جیتا رکھے ہوئے ہے ورنہ مر تو میں اسی دن گئی تھی جب تم لوگ
مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

وہ کہنا چاہتی تھیں پر گلے شکوے کر کے وہ اپنی انا، اپنا وقار نہیں گنونا چاہتی تھیں، اپنی ذات کو بکھرنے
سے روکنے کے لیے انہیں خاموش ہی رہنا تھا۔ ایک ماں کا بھرم ٹوٹنا نہیں چاہیے۔

میں.... مجھے بہت نیند آرہی ہے مائی ڈیر سن... میرا خیال ہے باقی باتیں صبح کر لیں گے، کہہ کر وہ
لیٹ گئیں اور کمرے کی طرف تان لیا۔

Posted On Kitab Nagri

نیند نہیں آرہی تھی، ٹانگوں میں عجب سنسناہٹ سی تھی بے چینی سونے نہیں دے رہی تھی، انہیں تو عادت تھی کہ پرنس روز رات انکی ٹانگیں دباتا ہے اور جانے کب تک دباتا رہتا ہے کہ انہیں تو فوراً نیند آ جاتی تھی... آج وہ جانے کہاں تھا، کمرے میں نہیں آیا تھا، شاید ارحم کی وجہ سے آنے سے ہچکچا رہا ہو۔

مٹی مجھے وہ پرنس بہت اچھا لگا، ارحم کمرے میں داخل ہوا تو اسکی بیٹی اپنی ماں سے کہہ رہی تھی۔

واؤ.... فنٹاسٹک.... ویسے تمہیں اس میں کیا اچھا لگا، ارحم نے غصہ دباتے ہوئے پوچھا۔

اووو ڈارلنگ، یونو، بلیک از ہر فیورٹ کلر.... اسکی بیوی کھلکھلا کر ہنسی اور بیڈ پہ جا بیٹھی۔

مٹی پلیز..... رائمہ نے دبا دبا سا احتجاج کیا ۔

%%%%%%%%%

پرنس کافی فار یو..... رائمہ نے ایک کپ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نے جھجھکتے ہوئے تھام لیا ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسرا کپ خود لے کر کرسی پہ بیٹھ گئی۔
پرنس منڈیر کے قریب کھڑا تھا وہیں کھڑا رہا، رائمہ کی موجودگی میں وہ کچھ بے آرامی سی محسوس کرتا تھا شاید اسکی دودھ سے رنگت اسے دسترب کرتی تھی.. احساس کمتری جو بیگم فرحت نے دبا ڈالا تھا پھر سے اجاگر ہونے لگا تھا ۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے دن ہو گئے آئے ہوئے پر تم سے بات ہی نہیں ہوئی۔ اوائڈ کر رہے ہوناں مجھے... رائمہ نے بلا تمہید ہی پوچھ ڈالا۔

نہیں تو.... پرنس کی آواز لڑکھرائی۔

چلو یہ ہی بتا دو.... اسکی وجہ کیا ہے۔ رائمہ نے اسکا جواب ان سنا کیا۔

پتہ نہیں.... کہہ کر پرنس اندر کی طرف بڑھ گیا۔ رائمہ اسے پکار بھی نہ سکی۔

باقی کے دن بھی اس نے چھپتے چھپاتے گزار دیئے۔

آخر انکی رخصتی کا دن بھی آ گیا۔

ارحم، اسکی بیوی اور رائمہ اپنا سامان لیے ٹی وی لاونج میں داخل ہوئے...

اچھامی جان ہم چلتے ہیں.... ارحم نے آگے بڑھ کر اپنا سر آنکے سامنے جھکا دیا۔

بہت جلدی چل دیئے، پہلے تو پھر مہینہ بھر رہ جایا کرتے تھے، اس بار تو بہت کم وقت لے کر آئے، بیگم فرحت نے مسکرا کر گلہ کیا۔

www.kitabnagri.com

آپ کے پاس بھی تو اب وقت نہیں رہا اپنوں کے لیے، ارحم نے لفظ اپنوں پہ خاصا زور دیا۔

ان دس دنوں میں آپ کی توجہ کے دس گھنٹے بھی نہیں ملے، چلیں کوئی بات نہیں، بس خوش رہا

کریں، بھلے کسی کے ساتھ ہی... ہمارے لیے یہی کافی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم خود پہ پردہ ڈال کر ماں پہ گہری چوٹ کر گیا تھا، بیگم فرحت نے جہاں اتنا کچھ سہا تھا وہاں یہ کڑوے جملے بھی سہی .

ارحم آگے بڑھ گیا، ناصر اور خان بھائی پہلے ہی انکا سامان باہر لے جا چکے تھے .
میری ماں کا خیال رکھنا.... پرنس.... بلیک پرنس، ارحم پرنس کے دل پہ تیر چلانا نہیں بھولا تھا .
پرنس نے بہت صبر سے سر ہلادیا .

ارحم اور اسکی بیوی گاڑی میں بیٹھ رہے تھے .
رائمہ پرنس کی طرف آگئی .

پرنس آئی ایم گوانگ.... اب تو میری طرف دیکھ لو، پرنس جو کہ سر جھکائے کھڑا تھا، اسکی آواز کی نمی سے گبھرا کر نظر اٹھانے پہ مجبور ہو گیا .
آنکھوں سے آنکھیں جو ملی تو سب تتر بتر ہو گیا، دل کی بڑھتی بکھرتی دھڑکنوں نے اسکی سانسوں کو بھی بے ترتیب کر ڈالا .

www.kitabnagri.com

جی چھوٹی بیگم صاحبہ.... پرنس اپنی اوقات جانتا تھا سو باور بھی کروا گیا .
رائمہ کی آنکھوں میں شکوہ ابھرا .

کبھی بات نہیں کی، آج کی تو دل دکھانے سے باز نہیں آئے .
خیر میں کچھ کہنے آئی تھی .

Posted On Kitab Nagri

آئی ول ریلی مس یو..... پرنس.... ول یو؟
اسکی آنکھوں میں امید تھی .

پر پرنس اسے کوئی سپنا نہیں دکھا سکتا تھا کہ اسکی اوقات ہی کیا تھی، اور وہ خود پہ بھی ظلم نہیں کر سکتا تھا کہ وہ تو بڑے لوگ تھے، جلد بھول جائیں گے اور وہ ساری زندگی کسی کا انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا ایسا انتظار جس کا کچھ بھی نہ ہو .

رائمہ وی آر گیٹنگ لیٹ سویٹ.... می کی آواز آئی تھی .
پرنس ہنوز خاموش تھا

میں پھر آؤں گی، انتظار کرنا... رائمہ نے زبردستی اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر مصافحہ کیا اور کار کی طرف بھاگ گئی .

پرنس زور سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا، جس انتظار سے وہ خوفزدہ تھا، رائمہ اسی کی ڈور اسے تھما گئی تھی .

%%%%%%%%%%%%%%%%%%

www.kitabnagri.com

میں چاہتی ہوں تم ڈاکٹر بنو، اپنے بیٹوں کو بھی ڈاکٹر بنانا چاہتی تھی پر انہیں ماں کے خوابوں سے زیادہ اپنے خواب پیارے تھے .

ہر شے کو ٹھوکر مار کر پردیس جا بیٹھے، ماں کے بڑھاپے کا بھی نہیں سوچا .

دیکھو جسکا کوئی نہیں ہوتا اسکا اللہ ہوتا ہے، اللہ نے مجھے پرنس دے دیا .

Posted On Kitab Nagri

بیگم فرحت نے گود میں سر رکھ کر بیٹھے پرنس کی پیشانی چوم لی .

مجھے آپ کا ہر خواب پیارا ہے ، میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کے خواب پورے کروں .

پرنس نے بیگم فرحت کا ہاتھ چوم لیا .

اس نے ایف ایس سی میں ایڈمیشن لے لیا . دل لگا کر پڑھنے لگا کہ اسکے کندھوں پہ کسی کے احسانات اور

خوابوں کا کافی بوجھ تھا .

کبھی کبھی بیٹھے بیٹھے اسے اپنے ہاتھ پہ رائے کا لمس محسوس ہونے لگتا اور کانوں میں اسکی آواز گونجنے

لگی ... اسکا کیا سوال تنگ کرنے لگتا جسکا جواب آج بھی اسکے پاس نہ تھا .

ایک دن وہ کالج سے لوٹا تو بیگم فرحت نے بتایا کہ کل رائے آرہی ہے وہ شکوہ سارہ گیا .

وہ اپنے وعدے کی پکی نگی .

سب آرہے ہیں کیا؟ اس نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا .

نہیں صرف رائے آرہی ہے . کہہ رہی تھی کہ چھٹیاں ہو گئی ہیں اور وہ بہت بور ہو رہی ہے سو پاکستان کی

سیر کا پروگرام ہے .

بیگم فرحت نے بلاتاثر کہا .

پرنس سمجھ چکا تھا کہ سیر تو بس اک بہانا ہے .

وہ آگئی ، پرنس ہی لینے گیا .

Posted On Kitab Nagri

کہا تھا ناں کہ میں واپس آؤں گی، میں آگئی، وہ بچوں کی سی خوشی سے بتا رہی تھی .
پرنس سنجیدہ ہی رہا، اچھا سچ سچ بتاؤ کہ تم نے مجھے مس کیا.... اس نے پرنس کے چہرے پہ کچھ ڈھونڈنے
کی کوشش کی .

پرنس کے چہرے سے ایک کے بعد ایک رنگ گزرنے لگا
اچھا نہ بتاؤ، پر مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں کہ میں نے ہر دن تمہیں یاد کیا .
پرنس کے لیے کارڈ رائیو کرنا مشکل ہو رہا تھا آدھے گھنٹے کا سفر آج ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا .
کیا وہ چاہتا ہے کہ یہ سفر ختم ہو جائے، اچانک اسکے اندر سے آواز آئی
یہ سوال اسے سر تا پیر پسینے میں بھگو گیا .

سٹرنگ پہ اسکی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی . اللہ اللہ کر کے گھر آ گیا .
آئی لو یو دادو، بہت مس کیا میں نے آپ کو.... وہ آتے ہی بیگم فرحت سے لپٹ گئی جو کہ دروازے کے
قریب ہی ویل چیئر پہ اسکا انتظار کر رہی تھیں .
دادو میں صرف ون ویک کے لیے آئی ہوں، کوئی ٹائم ویسٹ نہیں کرنا، ہم کل ہی پکنک پہ چلیں گے میں
اس بار ڈھیر ساری یادیں لے کر جانا چاہتی ہوں.... اسی لئے تو مئی ڈیڈ کو ساتھ لے کر نہیں آئی .
آپ صبح صبح ہی ریڈی ہو جائیے گا اوکے ...

Posted On Kitab Nagri

اس نے زمین پہ بیٹھ کر اپنا سر دادو کی گود میں رکھ دیا، بیگم فرحت کا دل دھڑکا، پرنس بھی بالکل ایسے ہی انکی گود میں سر رکھتا ہے .

انہوں نے کانپتے ہاتھ اسکے سر پہ رکھ دیئے .

نہیں میری جان میں اس حالت میں کہاں جا پاؤں گی اور میں نے تو ویسے ہی سب کچھ دیکھ رکھا ہے، اب تمہاری عمر ہے، انجوائے کرنے کی، تم چلی جانا، پرنس کو ساتھ بھیج دوں گی اکیلے جانا بھی ٹھیک نہیں.... انہوں نے مسکرا کر کہا .

رائمہ کی آنکھیں چمک اٹھیں .

دادواک اچھی سی کافی تو بنوا دیں بہت تھکن ہو رہی ہے، کہہ کر رائمہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی . کمرہ سلیقے سے سجا، صاف ستھرا.... وہ ہر بار اسی کمرے میں ٹھہرتی تھی، اسکی سیٹنگ آج بھی دس سال پرانے والی تھی، ایک دو چیزوں کا اضافہ ضرور ہوا تھا پر کسی شے کی جگہ نہیں بدلی گئی تھی.

فریش ہو کر وہ کھڑکی میں آکھڑی ہوئی اور پرنس کو سوچنے لگی .

پرنس میری جان ادھر آ.... یہ کافی اوپر رائمہ بیگم کو دے آ، میرے گھٹنوں میں بہت درد ہے سیڑھیاں نہیں چڑھا جائے گا .

شبو کی آواز پہ وہ رکا، پر اسکی بات سن کر ایک بار اسکی جان ہی نکل گئی

نہیں اماں مجھ سے نہیں جایا جائے گا، اس نے انکار کیا .

Posted On Kitab Nagri

میرے لال کیا تیرے بھی گھٹنوں میں درد ہے.... شبو نے فکر مندی سے پوچھا .
لاؤ اماں دے آتا ہوں، وہ مزید بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا .
جامیرے لال اللہ تجھے کامیاب کرے، عروج دے آمین .
وہ مرے مرے قدموں سے رائے کے کمرے کی طرف بڑھ گیا .
دستک دی ...

کم ان.... جواب آیا .

وہ اندر داخل ہوا، پرنس... اس یو.... یقین نہیں آرہا، رائے منہ پہ ہاتھ رکھ کر خوشی سے چیخی .
یہ اماں نے کافی بھیجی ہے، سوری وہ بیمار ہیں خود نہیں آسکیں.... پرنس فضول کی وضاحتیں دینے لگا .
اس اوکے، تمہارا آنا اچھا لگا. یقیناً کافی بھی اچھی ہوگی، اس نے پرنس کے ہاتھ سے کپ کچھ اس طرح لیا کہ
اسکا ہاتھ واضح طور پہ پرنس کے ہاتھ سے چھوا
پرنس کو کرنٹ سا لگا اس نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا. اس سے پہلے کے رائے کے ہاتھ اسکی کوئی کمزوری لگے
وہ کمرے سے باہر بھاگ آیا... اور پیچھے رائے حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات لئے اسے دیکھتی رہ
گئی .

پرنس رائے گھومنے پھرنے آئی ہے، تم صبح اس کے ساتھ چلے جانا، کل اپنا شہر دیکھ لے، پھر کسی دوسری جگہ
کا پلان بنالینا. بیگم فرحت نے ڈنر کے دوران پرنس کو مخاطب کیا .

Posted On Kitab Nagri

وہ انکار کرنا چاہتا تھا پر سامنے بیگم فرحت تھیں جنہیں انکار کرنا اسکے بس میں نہیں تھا .
جی... وہ صرف سر ہلا سکا .

دادو ماڑی کو نسی جگہ ہے، سنا ہے بہت پیاری جگہ ہے، اونچے اونچے پہاڑ، ان پہاڑوں پر اونچے اونچے
درخت

رائمہ نے پوچھا .

ہا ہا ہا... ماڑی نہیں میری لاڈو مری ہے... واقعی بہت خوبصورت شہر ہے.... چلو تم نے تو مشکل ہی
آسان کر دی، وہاں کی سیر و سیاحت کا ہی پروگرام بنالو .
ویسے بھی پرنس آجکل فارغ ہے اور اسی بہانے یہ بھی مری دیکھ لے گا،
بیگم فرحت نے کہا .

پر مری تو کافی دور ہے اور ایک دن میں تو نہیں گھوما جاسکتا، کم از کم دو تین دن لگ جائیں گے.... اور ہم
اکیلے... پرنس نے پریشانی سے کہتے کہتے بات ادھوری چھوڑ دی .
www.kitabnagri.com

اکیلے کہاں ہو گے تم لوگ.... شبو بھی ساتھ جائے گی تمہارے، بیگم فرحت نے اسکی پریشانی بھانپ کر
کہا .

نہ بی بی جی میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جانے والی .

Posted On Kitab Nagri

لو مجھے کیا ہے، اور ویسے بھی تو دو تین دن کی تو بات ہے۔ بیگم فرحت نے منہ بنا کر کہا۔
میرا خیال ہے ہم سب چلتے ہیں، بہت مزہ آئے گا، خان بھائی بھی کسی طرف سے نکل آیا۔
میں کیسے جاسکتی ہوں.... بیگم فرحت نے اپنی حالت زار کی طرف اشارہ کیا۔
ہم سب ہیں نا آپ کے ساتھ، سنبھال لیں گے آپ کو، سب نے ایک ساتھ کہا۔
تب پرنس نے بھی فورس کیا کہ بیگم فرحت ساتھ چلیں۔ وہ کسی طور تنہا نہیں جانا چاہتا تھا۔
پرنس کے کہنے پہ بیگم فرحت راضی ہو گئیں۔

سب پوری تیاری سے مری کی طرف روانہ ہو گئے... کئی گھنٹوں کی مسافت تھی پر سفر کا پتہ ہی نہیں
چلا، رائٹمہ نے سب کا دل لگائے رکھا، گانے سنائے، خوب ہنسی مزاق کئے کئی بار اس نے پرنس سے بھی
کہا کہ میرا ساتھ دے پر اسکی خاموشی نہ ٹوٹی۔

ایک ہوٹل کے دو کمرے بک کروائے گئے، ایک خواتین کے لئے اور دوسرا مرد حضرات کے لیے۔
رات کا کھانا کھا کر سب بستروں میں گھس گئے
www.kitabnagri.com
مری میں اچھی خاصی سردی تھی۔ دن بھر کے تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹتے ہی نیند کی آغوش میں چلے گئے۔
پر پرنس جاگ رہا تھا کہ اسکی نیند تو رائٹمہ اڑا چکی تھی۔

وہ رائٹمہ کو سمجھانا چاہتا تھا کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے کسی طور ممکن نہیں، وہ انکے گھر میں اک ادنی سانو کر
ہے، جس پہ بیگم فرحت کی خاص کرم نوازی کے وہ اسے تعلیم دلار ہی ہیں، تربیت کر رہی ہیں.... اور وہ

Posted On Kitab Nagri

انہیں اس احسان کے بدلہ میں کسی الٹی سیدھی حرکت کا تحفہ نہیں دینا چاہتا، سوری رائے آئی ایم ریلی سوری، میں تمہاری محبت کا جواب محبت سے نہیں دے سکتا، ہاں جان مانگو گی تو اک لمحہ بھی نہیں لوں گا سوچنے میں، جب بیگم فرحت کو پتہ چلے گا کہ انکا نوکرائی نواسی کے ساتھ گھر بسانے کے سنے دیکھ رہا ہے تو ان پہ کیا بیتے گی، انکے اعتبار کی دھجیاں اڑ جائیں گی،

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انہیں تو لگے گا کہ میں نے تم پہ ڈورے ڈالے ہیں تمہیں بہکایا ہے، وہ یہ تو کسی طور ماننے کو تیار نہ ہوں گی کہ تمہیں مجھ سے پیار ہوا ہے... مجھ سے.... بلیک پرنس سے جس پہ دنیا ہنستی ہے... دو آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں گم ہو گئے۔

تم نے مجھ میں دیکھا ہی کیا..... کیا تم واقعی ہی مجھے پسند کرنے لگی ہو کہ گیم کھیل رہی ہو، کسی دوست کا دیا ہوا چیلنج پورا کر رہی ہو، یا تمہارا مقصد بھی میری تذلیل کرنا ہے..... میں سوچ سوچ کر تھک چکا ہوں.... جانے تمہارا مقصد کیا ہے.... پلیز رائتمہ میں پہلے ہی بہت ٹوٹا ہوا شخص ہوں، جسے بیگم فرحت نے بہت مشکل سنبھال رکھا ہے.... پلیز مجھے پھر سے نہ توڑنا.... وہ روتا روتا جانے کب سو گیا۔

صبح دس بجے سے پہلے کسی کی آنکھ نہ کھلی۔
بیگم فرحت حیران تھیں کہ آج وہ اتنی دیر تک کیسے سوتی رہیں.... شبو نے ناشتے کا پوچھا۔
بیگم فرحت کھلکھلا کر ہنسیں... پگلی یہاں کونسا تیرا کچن چل رہا جہاں ناشتہ بنانا ہے، دو دن ریست مار میری شبو... سب ریڈی میڈ آئے گا...
شبو تو مارے خوشی کے ہنس بھی نہیں پار ہی تھی....

Posted On Kitab Nagri

ناشتے سے فارغ ہو کر شبو بھی آج نیا سوٹ پہن کر تیار ہو گئی کہ آج تو بس سیر ہی کرنی، کوئی کام نہیں کرنا۔ ناصر بار بار اسے کن انکھیوں سے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اسکی شبو تو آج بھی بہت خوبصورت ہے، خان بھائی نے اسکی چوری پکڑ لی تو سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے اور وہ شرمندہ سا ہونے لگا، تب بیگم فرحت نے سب کو ڈانٹا اور ناصر سے کہا کہ تم شبو کو لے کر الگ سے گھوم پھر آؤ، تمہارا بھی حق بنتا ہے، لیکن دیکھنا زیادہ دور مت جانا، کہیں راستہ نہ بھول جاؤ، وہ خوشی خوشی چل دیئے۔

خان بھائی مال روڑ پہ اپنے پشاور ی بھائیوں سے ملنے چل دیئے۔

میں آپ کے پاس رہوں گا، پرنس نے جلدی سے کہا۔

تم میرے پاس رہو گے تو رائمہ کیا کرے گی وہ تو بور ہو جائے گی، وہ تو گھومنے پھرنے آئی ہے، وہ اس کمرے میں بیٹھ کر کیا کرے گی اور تنہا تو میں اسے جانے نہیں دوں گی... تو پھر کیا کیا جائے... بیگم فرحت نے سوچتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پرنس خاموش رہا۔

آپ بھی ساتھ چلو ناں... دادو، رائمہ نے انکی گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

پرنس اٹھا اور انکی ویل چیئر کھول کر سیدھی کرنے لگا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب وہ کیا کہنے والی ہیں، اسکی اس حرکت پہ بیگم فرحت مسکرا نے لگی تھیں۔

کتنا سمجھنے لگے ہو تم مجھے.... میرے اپنوں سے بھی زیادہ، انہوں نے اداسی سے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

تینوں ہوٹل کے قریب پہاڑی کی سیر کرنے لگے، دادو رائے کو اونچے اونچے درختوں کے نام بتانے لگیں، اخروٹ کے درخت سے کچے اخروٹ توڑ کر دانت صاف کر کے دکھائے... اور رائے انکی ان باتوں پہ ہنستی رہی

تم بھی ٹرائی کرو، بیگم فرحت نے ایک اسکی طرف بھی بڑھایا .
نوووو مجھ سے نہیں ہو گا یہ اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر کہا .
پھر خوبانیاں بھی توڑ کر کھائیں آگے سیبوں کا ایک درخت نظر آ گیا جس پہ چھوٹے چھوٹے سے سیب بہار دکھا رہے تھے، تھے چھوٹے چھوٹے سے پر ذائقہ خوب تھا .

جب تھک چکے تو واپسی کی راہ لی، اس دوران ویل چیئر کو سنبھالتا پرنس بالکل خاموش رہا .
ہنستی مسکراتی بیگم فرحت اور رائے کو دیکھ دیکھ بہت کچھ سوچتا رہا . پر کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا .
ناصر اور شبو واپس آئے تو ہاتھوں میں کھانے کے شاپرے تھے، بھانت بھانت کی خوشبو نے سب کی بھوک جگادی .

واٹ آنائس کراؤن شبو کے سر پہ پھولوں کا کراؤن دیکھ کر رائے بچوں کی طرح خوش ہوئی .
آپ لے لو چھوٹی بی بی آپ کو اچھا لگنا ... شبو نے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا .

Posted On Kitab Nagri

نہیں... میں یہ نہیں لے سکتی، یہ تو آپ کو ناصر انکل نے گفٹ دیا ہو گا... رائمہ کے کہنے پہ شبو شرما کر مسکرانے لگی۔

جسے رائمہ نے بہت انجوائے کیا۔

کھانے سے فارغ ہو کر سب بستر میں گھس گئے۔

دادو مجھے بھی کراؤن لینا ہے، رائمہ نے بستر میں دبی دادی کو ہلایا۔

میری جان صبح لے دوں گی۔ انہوں نے کمبل کے اندر منہ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں.... مجھے ابھی لینا ہے پلیز.... پلیز.... وہ ضد پہ اتر آئی۔

انہوں نے کمبل سے منہ نکال کر شبو کی طرف دیکھا اسکی آنکھیں بند تھیں، ساتھ میں ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز بھی آرہی تھی۔

تم دوسرے کمرے میں دیکھو کون جاگ رہا ہے۔ دادو کے کہنے پہ رائمہ باہر نکل گئی۔

اس نے دروازہ پہ دستک دینے سے پہلے آسمان کی طرف منہ کیا اور دستک دے ڈالی۔

دوسری بار پھر دستک دینا پڑی، پھر دروازہ کھلا.... دروازہ پرنس نے کھولا تھا، رائمہ کھلے دل سے مسکرا

دی کہ دعا قبول ہو چکی تھی، اس نے ایک بار اندر جھانکا تو ناصر انکل اور خان بھائی دونوں بستروں میں

تھے، وہ جاگ رہے ہیں یا سو چکے، یہ اس نے جاننے کی ذہمت نہ کی۔

تمہیں دادو بلارہی ہیں، پرنس سے کہہ کر وہ پلٹ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

پرنس بھی پیچھے پیچھے چلا آیا .
پرنس کو آتا دیکھ کر بیگم فرحت سیدھی ہو گئیں .
اس وقت ذمت دینے کے لیے معذرت، میرے بچے... یہ رائے بھی بہت ضدی پن کی ہے، اور میں اپنی
محبت سے مجبور اسے انکار نہیں کر پاتی
اس وقت کراؤن کی ضد کر رہی ہے، تم اسے دلا دو .
بیگم فرحت نے درخواست کی .
اماں کا کراؤن لے لیں ناں.... اس وقت دن ڈھل رہا ہے اور تھوڑی دیر میں رات ہونے لگے گی .
اس وقت اس سے شوق پورا کر لیں صبح نیا لے لیں گے، پرنس نے سائڈ ٹیبل سے ماں کا کراؤن اٹھا کر
کہا .
نہیں.... رائے منہ بنا کر کھڑی ہو گئی .
یہ نہیں ماننے والی، مجھے معلوم ہے.... اسکا باپ بھی بہت ضدی تھا. تم اسے لے ہی جاؤ، اس سے پہلے
کے رات ہو جائے .
بیگم فرحت کہہ کر پھر سے لیٹ گئیں .
پرنس کو چار و ناچار ماننا پڑا .
میں جیکٹ پہن کر آتا ہوں، آپ بھی شال لے لیں .

Posted On Kitab Nagri

آج وہ پہلی بار رایمہ سے خود مخاطب ہوا تھا۔

پرنس کے نکلتے ہی وہ یا ہو ہو.... کا نعرہ لگا بیٹھی، بیگم فرحت کمبل میں منہ دیئے مسکرا دیں۔
پرنس یہ کراؤن تو بس اک بہانہ تھا، میں تو تمہارے ساتھ کچھ وقت بتانا چاہتی تھی، مال روڈ کی طرف جاتے ہوئے رایمہ نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

پرنس خاموش رہا کہ یہ بات تو وہ پہلے سے ہی سمجھ چکا تھا۔

تمہیں غصہ تو آرہا ہوگا، اتنی سردی میں میری وجہ سے آنا پڑا... رائمہ نے بات جاری رکھی۔

پرنس نے اسکی طرف دیکھا پر کوئی جواب نہ دیا۔

تم کتنے بورنگ ہو پرنس... وہ پتی۔

اسی لئے تمہیں مجھ سے دور رہنا چاہیے.. پرنس سنجیدگی سے کہہ کر اک پٹھان بچے کی طرف بڑھ گیا جسکے ہاتھ میں صرف دو کراؤن بچے تھے۔

اس نے دونوں ہی لے لئے، چلو اب واپس چلو اس نے دونوں رایمہ کو تھماتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے ابھی واپس نہیں جانا، اتنی مشکل سے تو آئی ہوں۔ رائمہ نے منہ بنایا۔

پرنس کو خود پہ ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خاموشی سے آگے آگے چلنے لگا، وہ اتنے بڑے بڑے قدم اٹھا رہا تھا کہ رائے کو اسکے پیچھے بھاگنا پڑ رہا تھا، ایک جگہ ذرا رش ہوا تو اسکی سپیڈ ذرا کم ہوئی، رائے نے اسے جالیا اور بازو تھام لیا، پرنس اک جھٹکے سے پرے ہوا۔

اوووو سو سوری... رائے نے ہاتھ فضا میں اونچے کرتے ہوئے کہا۔

تب پرنس کو احساس ہوا کہ یہ کوئی ایسی بات بھی نہ تھی جتنا وہ ری ایکٹ کر گیا۔

مجھے اس شاپ میں جانا ہے، رائے نے اسے آواز لگائی، وہ پلٹ کر اسکے ہمراہ شاپ میں داخل ہو گیا۔

یہ دیکھو پرنس.... رائے نے ایک چھوٹے ٹیڈی بیر کی طرف اشارہ کیا۔

میرا تو بچپن ان کے بغیر گزرا ہے مجھے اب بھلا ان میں کیا دلچسپی ہوگی، پرنس نے ادا سی سے کہا۔

اوووو ڈفر یہ دیکھو... رائے نے ٹیڈی کی گود میں دھرے دل کی طرف اشارہ کیا جس پہ مس یو لکھا ہوا

تھا۔

پرنس کے چہرے پہ خوف کی پرچھائیاں دکھائی دینے لگیں۔

تم اتنا درتے کیوں ہو.... رائے نے شاپ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

پرنس کے چلنے کی رفتار میکانیکی انداز میں تیز ہونے لگی، جسکا صاف مطلب تھا کہ وہ کوئی بات نہیں کرنا

چاہتا۔

دو دن مزید گزر گئے۔

Posted On Kitab Nagri

اب گھر چلنا چاہیے، میری لٹل پرنس..... بیگم فرحت نے کہا تو پرنس مڑ کر انہیں دیکھے بنانہ رہ سکا .
رائمہ چہک اٹھی کہ اسے دادو کا دیا گیا نیک نیم بہت اچھا لگا .
جیسے میری دادو کی مرضی... وہ مسکرائی .
اگلا سارا دن تھکن اتاری گئی .
بیگم فرحت کو بخار نے آلیا. شبوانکے ساتھ چپک گئی .
دادو مجھے ماما بابا کے لئے کچھ گفٹس لینے ہیں، کس کے ساتھ جاؤں. رائمہ نے منہ لٹکا کر پوچھا .
لو مری سے کیوں نہ لئے، لوگ تو مری سے اپنے پیاروں کے لیے گفٹس لیتے ہیں تم یہاں آ کر پوچھ رہی .
اور یہ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے میری پرنس کا ...
بس ایسے ہی، کل واپس چلی جاؤں گی ناں... آپ کو بہت مس کروں گی... وہ روہانسی ہوئی .
نہ میری جان نہ... رونا نہیں .
آتی جاتی رہنا.... اپنے باپ کی طرح بھول نہ جانا مجھے.... میں بھی تمہیں بہت مس کروں گی، اتنے
عرصے بعد کسی اپنے کہ محبت ملی ہے..... بیگم فرحت کی آنکھیں نم ہو گئیں .
پرنس کو کہتی ہوں تمہیں لے جائے، پاس ہی تو ہے مارکیٹ، واک کرتے ہوئے چلے جاؤ
رائمہ سر ہلا کر چلی گئی .

Posted On Kitab Nagri

تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے، اب اتنی بھی بری نہیں ہوں میں..... اداسی اسکے لہجے سے صاف چھلک رہی تھی۔

پرنس میں تمہیں بہت مس کروں گی، کیا تم کرو گے..... پلیز پرنس کچھ تو بولو..... جو دل میں ہے کہہ دو، میں برا نہیں مانو گی۔

میں تمہیں اچھی نہیں لگتی تو صاف کہہ دو..... اس نے چلتے چلتے پرنس کا ہاتھ تھام لیا۔
پرنس نے نظر اٹھا کر اس چاند سی لڑکی کو دیکھا، اور پھر اسکے ملکوتی حسن سے گبھرا کر نظر پھیر لی..... وہ برابر چلتا رہا، اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ہی رہنے دیا۔
اور رائنہ کے لیے یہی بہت تھا۔

وہ چلی گئی، روتے ہوئے گئی اور اپنے پیچھے سب کو رلا کر گئی۔

پرنس اداس سا اپنے کمرے میں بیٹھا تھا، دل لگانے کے لئے سوچا کہ کتابیں کھول لے کہ پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکا تھا۔ دراز کھولا تو اس میں ٹیڑی بییر پڑا تھا، اس نے اٹھا لیا وہ تو وہی ہے جو رائنہ اسے دکان پہ دکھا رہی تھی، مس یو..... مس یو ٹو رائنہ، آج دل کی بات زبان پہ آہی گئی۔

ساتھ میں ایک ٹی چین تھا لکڑی کا جس پہ انگریزی حروف تہجی آر پی لکھا تھا، پرنس مسکرا دیا، پاگل لڑکی..... اور پھر دونوں چیزیں دوبارہ دراز میں احتیاط سے رکھ دیں۔

Posted On Kitab Nagri

بیگم فرحت کو کیا ہو گیا..... پرنس دیکھو.... شبو بھاگتی ہوئی آئی تو وہ بھی بدحواسی کے عالم میں انکے کمرے کی طرف بھاگا .

وہ بے سدھ پڑی تھیں.... جلدی سے ڈاکٹر کو بلا یا گیا، پھر اسکے کہنے پہ ہسپتال لے جانا پڑا۔ ہسپتال میں آئی سی یو میں داخل کر لیا گیا .

سب رو رہے تھے..... پرنس کو اپنے آس پاس اندھیرے کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، رب سے گڑگڑا کر بیگم فرحت کی زندگی مانگ رہا تھا .

مرئضہ اب خطرے سے باہر ہیں پر مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ انکا دائیں حصہ فالج کا شکار ہو چکا ہے .

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا .

کچھ دنوں بعد انہیں گھر لے آیا گیا .

بیگم صاحبہ آپ رائنہ بی بی کو تو بتادیں۔ بیٹوں کو آپ کی فکر نہیں تو نہ سہی، پر وہ تو آپ سے بہت پیار کرتی ہیں ناں..... شبو نے انہیں سوپ پلاتے ہوئے کہا .

نہیں شبو.... میری پرنس پریشان ہو جائے گی، تم نے دیکھا نہیں تھا جاتے ہوئے کتنا رو رہی تھی، پھر باپ سے پاکستان آنے کی ضد کرے گی تو وہ خفا ہوگا .

Posted On Kitab Nagri

رہنے دو کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں، اور میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کیا ہوا ہے..... اتنی عمر میں یہ سب ہونا کوئی بڑی بات نہیں .

بیگم فرحت کہہ کر چپ ہو گئیں پر بھگیتی آنکھیں انکے دل کی عکاسی کر رہی تھیں .
وقت کی خوبی، جیسا بھی ہو گزر جاتا ہے سو بیگم فرحت کا وقت بھی گزر رہا تھا .
پرنس کے فائنل پیئر ہونے لگے تھے .

دل لگا کر پڑھو میرے شہزادے تم پہ میرے خواب قرض ہیں..... بیگم فرحت اسے یاد دلاتی رہتی تھیں .

یہ بات بھلا وہ کیسے بھول سکتا تھا .
پیپر ز ہو گئے، اچھے ہوئے .

زر لٹ بھی خوب رہا، بیگم فرحت اسے سینے سے لگائے بہت دیر تک روتی رہیں.....
بس اب ٹیسٹ کی تیاری کرو..... انہوں نے اسے پھر پڑھنے بیٹھا دیا .

ٹیسٹ بھی ہو گیا، اس نے ایک نہیں کی ٹیسٹ دے ڈالے، بیگم فرحت کے خوابوں کو ہر حال میں پورا کرنا تھا .

آج لسٹ لگنا تھی وہ صبح ہی تیار ہو کر بیگم فرحت کی دعا لے کر نکل پڑا.....

Posted On Kitab Nagri

جب شاندار خوشخبری لے کر گھر پہنچا تو خوشخبری سننے والی اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکی تھیں..... خوشخبری سنے بغیر ہی، اپنے خواب کو سچ ہوتا دیکھے بنا ہی وہ چلی گئیں تھیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سامنے چار پائی پہ بیگم فرحت کے بے جان وجود دھرا تھا، وہ آگے بڑھا اور ان پہ اپنا سر رکھ دیا، آج کسی نے اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ نہیں پھیرا، اس کے سر سے شفقت بھرا ہاتھ اٹھ چکا تھا، لسٹ کی کاپی اسکے ہاتھ میں مڑ چڑچکی تھی۔

اس نے سوچا تھا کہ بیگم فرحت اس کاغذ کو پیار اور خوشی سے چوم لیں گی پر انہیں تو کوئی پرواہ ہی نہ رہی تھی۔

پرنس چیخ چیخ کر رونا چاہتا تھا پر آواز بند ہو گئی تھی، سب کچھ دھندلانے لگا تھا، آس پاس کھڑے لوگ تو دکھائی دے رہے تھے پر پہچان نہیں پارہا تھا۔ وہ وہیں اپنے گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھ گیا۔

جان پہچان والے لوگوں کو اطلاع دے دی گئی تھی، ارحم اور ارسل کو بھی معلوم ہو چکا تھا وہ دونوں بھی آنے کے لیے تگ و دو کر رہے تھے۔

ان کی میت پہ زیادہ تر آنسو بہانے والے وہی تھے جن کی وہ مدد کرتی رہیں۔ اخلاق ایسا تھا کہ راہ چلتے کو اپنا بنا لیتی تھیں، محلے والے بھی اکٹھے ہو گئے۔

صبح سحری کے قریب دونوں بیٹے بھی پہنچ گئے۔

جنازے اور تدفین کے فوراً بعد ارحم ناصر کے پاس آیا، اپنا بندوبست کرو جلدی جلدی.... میں صرف ایک ہفتے کی چھٹی آیا ہوں، سب کام نمٹا کر جانا چاہتا ہوں۔ سمجھے...؟؟

Posted On Kitab Nagri

ناصر صرف سر ہلا سکا۔

یہ ہونا تھا، یہ تو اسے معلوم تھا پراتنی جلدی... اسے اندازہ نہیں تھا ۔
اگلے روز ہی وکیل کو بلا لیا گیا ۔

یہ گھر بیگم فرحت نے ارسل اور ارحم کے نام کر دیا ہے۔

فلاں بنک کا اکاؤنٹ نمبر فلاں

انہوں نے خواتین این جی او کے نام کر دیا ہے، اور فلاں اکاؤنٹ نمبر
پرنس کو نو مینیٹ کیا ہوا ہے ۔

ایڈن گارڈن کا پلاٹ انہوں نے ارسل کے دونوں بیٹوں عمر اور احمر کے نام کر دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ
انکی الماری میں رکھا جیولری بکس رائمہ کا ہے، وہ جس طرح ہے اسی طرح رائمہ کے حوالے کر دیا
جائے۔ اسے کھولنے کی زحمت نہ کی جائے ۔

مرحومہ نے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ انکے دراز سے جو رقم نکلے وہ خان بھائی کو دے دی جائے۔ مرتے
وقت انکے بدن پہ جو زیور ہو وہ ایمانداری سے شبو کو دے دیا جائے ۔

وصیت سنانے کے بعد وکیل صاحب نے فائل میز پہ رکھ دی ۔

Posted On Kitab Nagri

ارسل اور ارحم آنکھیں پھاڑے ماں کی وصیت سن رہے تھے، روپے پیسے کی انکو ضرورت نہیں تھی، پر ماں کے الفاظ میں انہیں بیٹوں سے زیادہ نوکروں کے لیے محبت محسوس ہوئی تھی۔ جس بات کا انہیں بہت دکھ ہو رہا تھا۔

اپنے کرتوت انہیں یاد نہیں رہے تھے۔

اپنی جیب سے چھوٹی جھمکیاں نکال کر ارحم نے عجیب نظروں سے دیکھیں اور پھر شبو کی طرف بڑھ آیا۔... کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے ہاتھ بڑھا دیا۔

شبو نے جھمکیوں کو چوما، آنکھوں سے لگایا پھر چوم کر رودی۔

ارحم کی نظر میں یہ دولت کی ہوس ہو گئی پر باقی جانتے تھے کہ یہ ہوس لالچ نہیں، بیگم فرحت سے عقیدت ہے۔

تم مجھے صبح تک یہاں نظر نہ آنا، بہت لوٹ لیا تم تینوں نے میری ماں کو، اور جانے کیا گھول کر پلایا کہ وہ اتنی بڑی رقم تمہارے نام کر گئی،

www.kitabnagri.com

پاس کھڑے پرنس اور ناصر کو مخاطب کیا گیا۔ پرنس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں، اسکا ضبط ہر گزرتے پل کے ساتھ جواب دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پر بیگم فرحت کی تربیت تھی کہ برداشت کرنا ہی طاقت ہے ہر شے ہر ناگوار بات برداشت کر جانا ہے ہمت اور حوصلہ کی علامت ہے، وہ تو بزدل اور کم ظرف ہوتے ہیں جو بات بے بات آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، اب ہی تو اسکی تربیت کا امتحان شروع ہوا تھا۔

اسے برداشت کرنا تھا، اسے گزارا کرنا تھا، ہر حال میں۔

جی صاحب جی.... ناصر نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے بمشکل کہا۔

اور خان بھائی تمہی وہ بھی ملے گا جو ماں کہہ گئی اور میں بھی بہت کچھ دوں گا، تمہیں بس اس گھر کی رکھوالی پوری ایمانداری سے کرنی ہوگی۔

اب کی بارار حم خان بھائی سے مخاطب تھا۔

نہیں صاحب جی، ہم سے اب یہاں نہیں رہا جائے گا، ہم تو کل اپنے پشاور لوٹ جائے گا.... جب بیگم صاحبہ نہیں تو ہمارا یہاں کیا کام..... ماں کے بغیر دل نہیں لگے گا، ہم تو مر جائے گا.... خان بھائی بلک کر رو دیا اور باہر بھاگ گیا۔

www.kitabnagri.com

ارحم دانت پیس کر رہ گیا۔

شام کے قریب ناصر جمیل بھائی کی دکان پہ جا بیٹھا، اب انکا کھوکھا دکان میں بدل چکا تھا۔

ناصر کو سر جھکائے اک کونے میں بیٹھے دیکھا تو لڑکے کو آواز دے کر کام اسے سونپا اور خود ناصر کے پاس آ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

یاد دل تو میرا بھی بہت اداس، بیگم فرحت واقعی سب کو اداس کر گئی ہیں پر یار ایسے بیٹھنے سے فائدہ، انکے لئے دعائے مغفرت کر، قرآن پاک پڑ، ان شاء اللہ دل کو بھی سکون ملے گا۔
جمیل سے ناصر کی حالت زار دیکھی نہیں جارہی تھی۔

بیگم فرحت کے جاتے ہی مجھ پہ اک اور قیامت بھی ٹوٹ پڑی ہے، ناصر کافی دیر بعد بولا۔
ارحم صاحب مجھ سے پتہ نہیں کیوں بہت خار کھاتے ہیں انہوں نے مجھے کل تک گھر سے چلے جانے کو کہا ہے۔

میں اتنی جلدی کہاں گھر ڈھونڈوں، صبح میں کہاں جاؤں گا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔
ناصر رو دینے کو تھا۔

لو بس اتنی سی بات... جمیل نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

ناصر کو اسکی دماغی حالت پہ شک گزرا،
او میرے یار، بھائی کا گھر ہے ناں، جب تک گھر نہیں مل جاتا تم میرے ساتھ رہ لو، گھر چاہے چھوٹا ہے پر
دلوں میں جگہ ہونی چاہیے۔

بس تو صبح ہی سامان لے کر آ جانا، رات میں تیرا کمرہ صاف کروادوں گا، چل اب پریشان نہ ہو۔ جمیل نے تسلی دی۔

نو کری.... ناصر کی زبان سے پھسلا۔

Posted On Kitab Nagri

نو کری..... نو کری..... جمیل نے سوچا .

لے نو کری کا مسئلہ بھی حل تیرے بھائی کا ہوٹل ہے ناں، ویسے بھی مجھ سے اتنا کام اکیلے نہیں سنبھالا جاتا۔ تو ساتھ ہوگا تو سہولت ہو جائے گی اور اللہ برکت بھی ڈالے گا .

اور کوئی مسئلہ جمیل نے مزاحیہ انداز میں پوچھا تو ناصر بھی مسکرا دیا اور نفی میں سر ہلادیا .

رات سب اپنا اپنا سامان سمیٹ رہے تھے۔ ناصر بھی اپنے کمرے میں چلا آیا .

اپنے کپڑے بیگ میں رکھے، ہر ہر جوڑے کے ساتھ بیگم فرحت کی یاد جڑی تھی، وہ ہر ملازم کو جوڑے دلاتی تھیں پر پرنس کے لیے ہر سوٹ خود ڈیزائن کرتیں، بہت سوچ سمجھ کر رنگ کا انتخاب کرتیں اور جب وہ پہنتا تو ہر کوئی تعریف کرنے پہ مجبور ہو جاتا

الماری خالی ہوئی تو ایک تہہ شدہ کاغذ دکھائی دیا۔ یہ کیا ہے، پرنس نے اٹھالیا .
پیارے پرنس،

جب تک یہ تمہیں ملے گا میں تم سے بہت دور جا چکی ہوں گی اور یقیناً تم د لگرفتہ ہو گے۔ میری یاد بھی آئے گی اور اپنی ضروریات بھی رلائیں گی۔ اور سب سے زیادہ تمہیں خواب کے ادھورا رہ جانے کا خوف ستائے گا .

Posted On Kitab Nagri

میرے لاڈلے مجھے مہلت ملتی تو میں تمہاری انگلی تھام کر تمہیں منزل مقصود تک پہنچاتی، پر رب العزت کو یہ منظور نہ تھا۔ پر تم جب بھی محسوس کرو گے مجھے اپنے پاس پاؤ گے میرا ہاتھ ہمیشہ تمہارے کندھے پہ ہوگا۔

پرنس تم کسی شاہی خاندان کے چشم و چراغ نہیں ہو، تمہاری ماں نے تمہارا نام پرنس رکھ دیا اب تمہیں اس نام کی لاج رکھنی ہے۔ تمہیں کچھ ایسا کرنا ہے کہ تم لوگوں کے دل جیت لو، وہ تمہیں اپنا پرنس مان لیں... ایسا کیا کیا جاسکتا ہے یہ تمہیں خود سوچنا ہے۔

اپنے خواب پورے کرنے کے لیے میں نے بندوبست کر دیا ہے، اس اکاؤنٹ میں جو رقم ہے وہ تمہیں ڈاکٹر بنانے کے لیے کافی ہے۔

ایمانداری کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

ہمیشہ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھنا، یہ باتیں تمہیں بھٹکنے نہیں دیں گی۔ اتنی دولت پاتے ہی لوگ بے راہ روی کا شکار ہو جایا کرتے ہیں، تمہاری ایسی کوئی بھی غلطی قابل قبول نہیں ہوگی۔

میرے خط کو سنبھال کر رکھنا، بار بار پڑھنا..... بہت فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

تمہاری

آج تک سمجھ نہیں آیا کہ تمہارا اور میرا کیا رشتہ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی تھا پر بہت پیارا رشتہ رہا .
میری قبر پہ آتے رہنا . تمہارا انتظار رہا کرے گا .
کاغذ کی دوسری طرف وکیل کا نام پتہ اور نمبر بھی روج تھا .

پرنس کے آنسو خط کے حروف پر گر کر انہیں دھندلا گئے تھے اس نے جلدی جلدی صاف کیا کہ کہیں یہ
سنہری حروف مٹ نہ جائیں .

دل کا بوجھ ہلکا کر کے وہ پھر سے پیکنگ کرنے لگا .
بیڈ کے سائڈ ٹیبل میں کچھ کتابیں تھیں وہ بیگ میں رکھیں ، پھر سٹڈی ٹیبل سے اپنی چیزیں اٹھانے لگا .
دراز کھولی تو اندر رائیمہ کا دیا ہوا ٹیڈی بیر اور کی چین نظر آیا وہ کرسی پہ بیٹھ گیا ٹیڈی بیر نکال کر سامنے رکھ
لیا .

تمہیں آنا چاہیے تمہارا ائمہ ، میرے لئے نہ سہی ، اپنی دادو کے لیے ، انکی محبتوں کا قرض چکانے آ جاتی .
مس یو..... ، سمنہ منہ منہ ، اس نے ٹیڈی کو اک گھونسنہ رسید کیا .
جھوٹی نکلی تم.... اسکا دل چاہا کہ ٹیڈی کا حشر نشر کر دے .
پردل نے اجازت نہیں دی .

Posted On Kitab Nagri

رائمہ بے وفانگی، پروہ تو سچ میں پیار کر بیٹھا تھا ناں۔ اس نے ٹیڈی بھی اپنے بیگ میں رکھ لیا اور کی چین کو بھی دکھ بھری نگاہ سے دیکھ کر جیب میں ڈال لیا۔

صبح ار حم اور ارسل کے اٹھنے سے پہلے وہ لوگ نکل آئے تھے۔ اور خان بھائی ان سے بھی پہلے جانے سے پہلے خان بھائی انکے گلے لگ کر خوب رویا تھا۔

کیسا پلٹا کھایا تھا وقت نے صرف اک بیگم فرحت کے چلے جانے سے سب بکھر گیا تھا، سب بہاریں لٹ گئی تھیں.... جلد ہی ناصر اک چھوٹا سا سستا سا گھر ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ دکان پہ بھی دل لگا کر کام کرتا رہا۔ روزی روٹی پوری ہونے لگی تھی۔

پرنس نے اپنے مقصد کو ہمیشہ ذہن میں رکھا۔ دل لگا کر محنت کرتا رہا۔ بیگم فرحت کا پیسہ وہیں خرچ کیا جس مقصد کے لیے ملا تھا، کئی بار فاقوں کی نوبت آئی پر وہ امانت میں خیانت نہ کر سکا، حالانکہ بیگم فرحت نے عیاشی میں لٹانے سے منع کیا تھا پر وہ اپنی ذات پہ بھی لگانے کا مجرم نہیں بننا چاہتا تھا۔

شبو بھی کڑے سے کڑے وقت میں بھی جھمکیاں نہ بیچ سکی، اس نے تو پہننے کی بھی جسارت نہ کی، رومال میں باندھ کر ٹرنک میں سنبھال رکھیں۔

دس سال بعد....

Posted On Kitab Nagri

آئیں آئیں ڈاکٹر پرنس، ان سے ملیں یہ ہیں ہماری نیو کولیگ، پرنس کو آتے دیکھ کر ڈاکٹر حنا کھڑی ہوئی تھی،

ڈاکٹر حنا، ماریہ، عنایہ اور رافع کسی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

السلام علیکم، پرنس نے قریب آکر کہا۔

سب کھڑے ہو گئے۔ وعلیکم السلام

مخاطب سے نظر جو ملی تو وقت تھم سا گیا۔

دونوں طرف گھمبیر خاموشی.... خوشی اور دکھ سے ملی جلی خاموشی....

اگلے لمحے پرنس نے سنبھل کر اپنی کرسی سنبھال لی اور بیٹھ کر غیر ضروری فائل کھول کر خود کو مصروف کر لیا۔

باقی سب بھی بیٹھ گئے۔ ان سب کی توجہ ابھی بھی نئے مہمان کی طرف تھی۔

آپ سب کو ڈاکٹر جنیند بلارہے ہیں، سسٹر آمنہ نے دروازے سے ہی آواز لگائی۔

اوکے ہم آرہے ہیں، رافع نے جواب دیا۔

سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

پرنس تم یہیں رہو، رائمہ کو کمپنی دو، کچھ کام بھی سمجھا دو.... ڈاکٹر حنا نے کہا۔

اور رائمہ کو بیسٹ آف لک کہہ کر باہر نکل گئی، باقی سب بھی جا چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رائمہ کو اسکا پرنس کے ساتھ بے تکلف انداز اچھا نہیں لگا .
کتنی ہی دیر رائمہ اپنی جگہ بیٹھی رہی اور پرنس مصروف ہونے کا پوز کرتا رہا .
اس نے کن انگلیوں سے رائمہ کو دیکھنے کی کوشش کی تو اسکی چوری پکڑی گئی کہ رائمہ اسی کی طرف دیکھ
رہی تھی .

پرنس کنفیوز ہوا، رائمہ مسکرا دی اور اس کے سامنے آ بیٹھی .
کیسے ہو سویٹ پرنس

پرنس کو لگا، اس پہ طنز کیا جا رہا ہے، پہلے مکمل برباد کرنے کی مہلت نہیں ملی، مشن ناکام ہو گیا تو پھر سے
چلی آئی ہو.... پرنس صرف سوچ سکا .

یہ ڈاکٹری کوٹ.... پتہ نہیں کس چال کو عملی جامہ پہنانے کو پہن لیا. ورنہ اسے آج بھی یاد تھا کہ رائمہ
آرٹس بننا چاہتی تھی. اور وہ اپنے خوابوں کے لیے کوئی بھی کمپر وائز نہیں کرنا چاہتی تھی .

تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گی، میرے ساتھ بیگم فرحت کی دعائیں ہیں، محبتیں ہیں. اور انکا وہ سنہری
حروف میں لکھا خط.... جو مجھے بھٹکنے دیتا ہی نہیں .

کتنے سالوں بعد ملے ہیں..... رائمہ نے تاسف سے کہا تو پرنس کی سوچوں کا سلسلہ ٹوٹا .

دس سال پانچ ماہ بارہ دن بعد.... پرنس کے منہ سے پھسلا .

Posted On Kitab Nagri

رائمہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی .

پرنس سر جھکا گیا .

اچھا... ڈاکٹر حنا کچھ کہہ کر گئی ہیں..... اس نے پرنس کی توجہ چاہی .
ہمممم چلیں آپ کو وزٹ کروادوں... پرنس اپنا سکیٹھو سکوپ گلے میں لٹکا کر اٹھ کھڑا ہوا .

رائمہ بھی اسکے پیچھے ہو لی .

پرنس تقریباً ایک گھنٹے تک اسے لے کر گھومتا رہا، سب سے تعارف کروایا اور جانتا تو وہ خود بھی نہیں تھا
اسے، بس وہ خود ہی بتاتی رہی . سب سیکشن دکھائے

لنچ ٹائم ہو گیا، رائمہ نے کہا .

میں لنچ نہیں کرتا، پرنس نے اسکا مقصد سمجھتے ہوئے کہا .

چلو پھر اک کپ کافی ہی سہی

میں کافی بھی نہیں پیتا.... پرنس نے رکھائی سے کہا .

آج پی لو.... کبھی کچھ کسی اور کی خوشی کے لئے بھی کر لینا چاہیے،

پرنس نے اسکی طرف ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو، یہ تم کہہ رہی ہو ..

Posted On Kitab Nagri

پرنس کچھ کہے بنا باہر نکل آیا، وہ بھی پیچھے ہی چلی آئی۔ پارکنگ ایریا میں آئے تو پرنس ایک طرف کھڑی بانک کی طرف بڑھ گیا۔

کیا..... ڈاکٹر ہو کے ابھی تک بانک پہ ہو.... رائے منسی۔

میرے کندھوں پہ بہت سے خوابوں کا بوجھ ہے، میں کارافورڈ نہیں کر سکتا۔

پرنس کہہ کر بانک سٹارٹ کرنے لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

رائمہ نے اپنی کار وہیں پارکنگ میں چھوڑی اور پرنس کے ساتھ بانک پہ بیٹھ گئی ۔
پرنس سمٹ کر آگے ہو گیا، رائمہ ہنس دی ۔

قریبی ریسٹورنٹ میں چلے آئے ۔

کیا لوگی لنچ میں..... پرنس نے پوچھا ۔

جو تم لوگے ۔

میں نے پہلے بھی ...

یاد ہے تم نے پہلے بھی بتایا کہ تم لنچ نہیں کرتے، پر آج کر لو۔۔ رایمہ نے اسکی بات کاٹی ۔
وہ بھی خاموش ہو گیا ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر میں انکے سامنے کھانا رکھا جا چکا تھا ۔

یہاں کیسے..... پرنس جو کہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا نے پوچھا ۔

دو سال ہو گئے..... پاکستان میں ہی ہوں ۔

حیرت ہے ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے سامنا نہیں ہوا۔ پرنس کو حیرت ہوئی ۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے عرصے بعد ملنا بھی شاید صرف میری دعا کی وجہ سے ممکن ہوا ہے، لکن تمہارے دل میں بھی ہوتی تو شاید جلدی مل پڑتے .

رائمہ نے سنجیدگی سے کہا .

کہاں رہتی ہو ...

وہیں دادو کے گھر میں چاچو کو بابا نے حصہ دے دیا اور گھر میرے نام کر دیا .

پرنس کو یاد آیا کہ کتنے ہی عرصے سے اس نے وہاں جانا چھوڑ دیا، اب وقت ہی نہیں ملتا تھا، پہلے وہ اکثر وہاں جا کر بیٹھ جایا کرتا، اتنا بڑا تالا گیٹ پہ پڑا اسے منہ چڑایا کرتا تھا۔ وہ پرانے وقت کو یاد کرتا، تصور کرتا کہ اگر بیگم فرحت زندہ ہوتیں تو کیسے حالات ہوتے کتنی ہی دیر وہاں بیٹھا رہتا۔ اب کافی وقت ہو چکا تھا وہ وہاں نہیں گیا تھا .

تمہیں بیگم فرحت کی ڈیٹھ پہ آنا چاہیے تھا آخر تم پہ بھی انکی محبتوں کا قرض تھا .
پرنس کی آواز رندھ گئی .

www.kitabnagri.com

بابا نے آنے نہیں دیا، وہ تمہاری طرف سے خوفزدہ تھے

پر مجھے بہت اچھے سے احساس تھا کہ مجھے محبتوں کا قرض چکانا ہے سو میں نے اپنے سارے خواب پس پشت ڈال دیئے اور ڈاکٹر بننے کی تھان لی، مجھے پتہ تھا دادو کو اپنی اولاد کو بھی ڈاکٹر بنانے کا شوق تھا پر کسی نے پورا کرنے کی کوشش نہیں کی، اور میں یہ بھی جانتی تھی کہ وہ تمہیں بھی ڈاکٹر بنانا چاہتی تھیں .

Posted On Kitab Nagri

محبت کا حق ادا کرنے کے لیے اس سے بہتر راستہ کوئی نہ تھا کہ میں بھی ڈاکٹر بنوں سو میں نے اپنی پوری محنت لگادی .

اور پھر مزے کی بات کہ لوگ یہاں سے ڈاکٹر بن کر باہر چلے جاتے اور میں وہاں سے یہاں چلی آئی . ماما ڈیڈ نے بہت مخالفت کی پر میں ڈٹی رہی ، انہیں ہارمانی پڑی .

دو سال ہو گئے ہم یہاں ہیں ، ماما اب بھی مجھے برا بھلا کہتی ہیں پر میں ہنس کر سنتی ہوں .

اس گھر میں میری داد کی خوشبو ہے ، تمہاری یادیں ... میرا دل بہلانے کو کافی ہیں .

رائمہ نے اپنی آنکھوں کے گوشے صاف کر کے پلیٹ میں چھچھو چلانا شروع کر دیا .

پرنس کی پلیٹ میں پڑے چاول بھی ٹھنڈے ہو چکے تھے .

کھانا کھا کر گرم گرم کافی کا آڈر دیا گیا .

پرنس کافی بہت کم پیتا تھا ، پر آج کافی بہت ٹیسی لگ رہی تھی .

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تین سال بعد

کار ٹیڑھے میڑھے کچے راستے پہ چل رہی تھی ، دھول بھی بہت اڑ رہی تھی ، رائمہ بہت احتیاط سے ڈرائیو کر رہی تھی .

Posted On Kitab Nagri

کہاں لے کر جا رہی ہو تم ہمیں.... ار حم چڑچڑاسا ہو رہا تھا .
ڈیڈ ٹرسٹ می... آپ کو کڈنیپ نہیں کرنے لگی. رائنہ نے قہقہہ لگایا .
پچھلی سیٹ پہ بیٹھی مسز ار حم بھی غصہ میں لال پیلی ہوئی بیٹھی تھیں پر زبان پہ چپ کا تالا تھا، وہ رائنہ سے سخت خفا تھیں .
رائنہ مسلسل مسکرا رہی تھی .
تھوڑی دیر بعد کار ایک زیر تعمیر عمارت کے سامنے رکی .
چلیں آئیں، رائنہ نے کار ایک طرف کھڑی کرتے ہوئے کہا .
یہ کہاں لے آئی ہو .
ار حم نے منہ بنا کر پوچھا .
یہ ہو سپٹل ہے ڈیڈ.... ہم سب کا ہو سپٹل... آج اسکا افتتاح تھا، میری خواہش تھی کہ اس موقع پہ آپ بھی یہاں ہوں.... رائنہ مسکرائی .
تمہیں یہی جگہ ملی تھی ہو سپٹل بنانے کے لیے، شہر چھوڑ کر یہاں آ بسی.... عقل گھاس چرنے چلی گئی تھی تمہاری کیا.... مسز ار حم کا پارہ ہائی ہو گیا .
ممی پلینز..... شہر تو ہو سپٹلنز سے بھرا پڑا ہے، اس جگہ ہو سپٹل کی اشد ضرورت تھی .
اور کنواں تو وہیں کھودنا چاہیے ناں، جہاں پانی کی کمی ہو نہ کہ سمندر کے قریب ...

Posted On Kitab Nagri

کیوں صحیح کہہ رہی ہوں ناں.... رائمہ کے پوچھنے پہ دونوں نے منہ پھیر لیا .
اب چلیں..... دونوں خاموشی سے کار سے اتر گئے. مسز ار حم نے رومال سے منہ ڈھانپ لیا..... توبہ،
میری تو سانس ہی نہیں نکل رہی، اتنی دھول... اتنی بو.....
رائمہ مسکراتے ہوئے گیٹ کی طرف چل دی .
قریب پہنچے تو وہاں بہت سے لوگ موجود تھے .
جیسے کسی کے انتظار میں کھڑے ہوں. آدھا سے زیادہ گاؤں موجود تھا .
ڈیڈیہ پرنس ہے..... رائمہ نے تعارف کروایا تو ار حم کا بڑھا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا. جس لمحے سے وہ
اتنے سالوں سے کتر ہا تھا وہی سامنے آکھڑا ہوا تھا .
پرنس نے مسکرا کر ہاتھ ملا یا. وہیں ناصر اور شبو بھی موجود تھے وہ بھی بہت اچھے سے ملے .
ار حم ہونقوں سب کو دیکھتا رہا .
ر بن کٹتے ہی اعلان کر دیا گیا کہ جو جو چیک اپ کروانا چاہتا ہے، آجائے
ابھی ہو سپٹل کی عمارت مکمل نہیں ہوئی تھی، ایک طرف چند کمرے مکمل کر کے وہاں چند ڈاکٹر بٹھا
دیئے گئے تھے، ان میں رافع اور حنا بھی شامل تھے.
اعلان ہوتے ہی اک سیلاب اٹھ آیا، ار حم اور اسکی بیوی اک طرف کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے.

Posted On Kitab Nagri

پرنس اپنی کرسی پہ بیٹھا مریض دیکھ رہا تھا کہ اک نوجوان اک لاغر سے انسان کو سہارا دے کر لا رہا تھا، ساتھ میں اسکا باپ ناصر بھی تھا، پرنس نے اٹھ کر مریض کو کرسی پہ بیٹھایا .

پرنس یہ چوہدری صاحب ہیں، تو نے پہچانا نہیں انہیں اور یہ انکا بیٹا پرنس، اسی کے نام پہ تو تیری اماں نے تیرا نام رکھا تھا .

ناصر نے تعارف کروایا تو پرنس حیرت سے انہیں پہچاننے کی کوشش کرنے لگا .

چوہدری صاحب کا وہ رعب و دبدبہ تو اب کہیں بھی نہیں تھا .

اسے اک لمحے کو ان پہ بہت ترس آیا .

کیا ہوا ہے انہیں... اس نے انکے بیٹے سے سوال کیا .

یرقان ہو گیا ہے، ٹھیک ہی نہیں ہو رہے، ایک دو بار شہر کے کر گیا ہوں، وہاں تو نفسا نفسی کا ایسا عالم ہے کہ ڈاکٹر ٹھیک سے بات بھی نہیں سنتے، ہر دوسرے دن بلا لیتے ہیں، اب شہر جا کر کہاں بیٹھیں، اور روز روز تو جایا بھی نہیں جاسکتا کہ شہر دور بھی بہت ہے.... وہ روہاں سا ہوا .

پہلے اماں اس بیماری سے مر گئی، اب ابا بیمار ہے

ابا نے تو بہت کوشش کی کہ گاؤں میں ہو سہیل بن جائے، اپنی زمین دینے کا وعدہ کیا، بہت سے لوگوں کے ترلے منتیں کیں پر ہماری حکومت کے پاس گاؤں والوں کے لیے وقت ہی نہیں

شہروں کی سڑکیں بنانا انکے لئے زیادہ ضروری کام ہے .

Posted On Kitab Nagri

پرنس پتر یہ تو ہے ناں..... چوہدری صاحب نے کہا .

بلیک پرنس بولو چوہدری صاحب، آپ نے بلیک پرنس نہ کہا ہوتا تو آج میں یہاں نہ ہوتا، مجھے تو آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرنا ہے..... پرنس چوہدری صاحب کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے بیٹھا تھا.... نہ بت اب اتنا شرمندہ نہ کر مجھے، میں پہلے ہی بہت دکھی، اپنے کئے کی بہت سزا کاٹ رہا ہوں... میں تجھے پہچان نہ سکا، تو نے تو ثابت کر دیا کہ تو واقعی ہی پرنس ہے.... سب کے دلوں کس فاتح. جو کام اس گاؤں کا چوہدری نہ کر سکا وہ تو نے کر دکھایا .

تیری ماں کی عظمت کو سلام

عظیم تو بیگم فرحت تھیں، مٹی کو سونا بنا گئیں .

چوہدری صاحب کے آنسو صاف کرتے ہوئے پرنس نے سوچا.

کچھ دور کھڑا ارحم سوچ رہا تھا کہ واقعی ہیرے کی پہچان صرف جوہری ہی کر سکتا ہے اور اسکی ماں بہت اعلیٰ پائے کی جوہری نکلی .

www.kitabnagri.com

اس نے اپنے بیٹوں پہ اک غیر ادنیٰ سے لڑکے کو اہمیت دی، تو انہوں نے کچھ دیکھا ہی تھا تو دی ناں... انہوں نے سب پوتے پوتیوں میں سب سے زیادہ پیار راہمہ کو دیا، اس میں بھی کچھ دیکھا تو دی ناں .

Posted On Kitab Nagri

اور اسکی بیوی کو خیال آ رہا تھا کہ واقعی انہوں نے صحیح جگہ پہ ہو سہیل بنایا ہے، شہر میں تو ہر دوسرے چوک میں ہو سہیل ہے یہاں گاؤں میں ہر دوسرا بندہ کسی نہ کسی طرح بیمار ہے پر وہ اپنی بیماری تو چپ کر کے سہنے پہ مجبور تھے کہ شہر جانے کی سکت کسی میں نہ تھی .

اس کی ساس بھی تو ان پہ پیسہ اور محبتیں لٹاتی رہیں جو اسکے پیاسے تھے، اسکے اصل حق دار تھے اور پرنس بھی تو انہی کی تربیت یافتہ تھا سو اسے بھی خدمت کا سلیقہ آ گیا .

رائہ ماں کے پاس آ کھڑی ہوئی .

کیا سوچ رہی ہیں می

ماں نے مڑ کر اسے دیکھا، اور مسکرا کر اسکا کندھا تھپتھپایا .

اس نے بھی مسکرا کر اسکے کندھے پہ سر رکھ دیا .

ارحم پرنس کے پاس کھڑا اسے سینے سے لگا رہا تھا، آئی ایم پراؤڈ آف یو، مائی ڈیر پرنس

ہو سکے تو ہمیں معاف کر دینا

www.kitabnagri.com

یہ منظر رائہ کے اندر تک اسے سرشار کر گیا تھا .

ختم شد

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595